

عَلَيْكُمْ بِحَسَنِ فَإِنَّهُ مِنْ مَفَاتِيحِ الرِّقِّ

الحمد لله الذي جعل في كتابه ما لا يحصى من مفاتيح الرق



بإتمام من عاصي الشقاق على سبيل

مطبع النظار في دار المطبعين في بيروت طبع

تقریر دلپذیر ماہرِ علم و فنون فخرِ الافرکیا ہما علم
مولانا شاہ محمد جان سلمہ اللہ المنان مدرسِ اعلیٰ عربی مدرسہ

عالیہ و قرنیہ ادامہ اللہ تعالیٰ
حامداً و مصلیاً و مسلماً

محقرنی اس مفید کتاب کو جو جناب مولوی حامد علی صاحبِ نسخ بن مولانا محمد علی
محدث مرحوم اعطاء اللہ شفاء عاجلاً و صحتہ تامۃ نفاطت مرصع رقم کے افاضاتِ جدیدہ
سے ہے اکثر مقامات سے دیکھا میرے نزدیک بلا مبالغہ یہ کتاب اپنی باب میں
بے نظیر ہے خط نسخ کے اصول مقررہ و قواعد مسلمہ اور اس کے تمام مائے و ما علیہ پر ایک
پرمغز و بسیط و جامع ہدایت لکھنے کے ساتھ ہی آپ نے اس فن کی تاریخ پر بھی کافی
روشنی ڈالی ہے اور نسخ کے مشہور و مسلم الثبوت اساتذہ کے حالات بھی قابلِ قدر تحقیقات
سے لکھے ہیں ناظرین اور اوراق کتاب کی سیر سے معلوم کر سکتے ہیں کہ جناب مصنف صرف
نسخ کے باکمال استادا و زکات فن کے بے مثل ماہر اور شاہیر سلف کے سچے نامور خلف
ہیں بلکہ اس فن شریف میں علاوہ علمی و علمی مہارت کے جس میں آپ کی طبع رسا اور
ذہن بفتیا ضیائے روشنگانی و نکتہ نبی کے جوہر دکھائے ہیں آپ فن تاریخ میں بھی
دستگاہِ معقول رکھتے ہیں اور کتبِ مستندہ تاریخ آپ کا خاص جو لا نگاہ نظر ہے۔
اے کاش زمانہ نامساعد آپ کے اس ایثارِ قلم کی داد دے اور اپنا سے ملک اس نعمت
کیا کو گنج شایگان سمجھ کر احقولِ ملتہ لین و باللہ التوفیق

کتبہ عبدہ محمد جان عفا اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حم بے حد کے لائق وہ صانع باکمال اور خوشنویس لایزال ہے جس نے اپنے قلم
قدرت سے لوح دنیا کو طرح طرح کے آقبابی بیضادی دائروں سے رشک گلزار
بنایا اور نعت بے غایت کے سزاواراوس کا وہ رسول اُمّی ہے جس کو اوس نے
اپنا خلیفہ اور منشی بے نظیر کر کے قطعات ارض و سموات کو اوس کی رسالت اور نبوت
کا ایک مرکز ٹھہرایا صلی اللہ علیہ و علی آلہ وصحباہ جمیعین برحمۃ و ہوا رحم الرحمن

سبب تالیف این سالہ شریف

بعد حمد و نعت کے فقیر حقیر نابدا از کوچہ علم و ہنر ناشناس از گرفت قلم محمد حامد علی معروف
بہ مصراع رقم تجا و ز اللہ عما آجرم بن مولانا و مرشدنا حضرت شاہ محمد علی محدث لکھنوی نقمہ اللہ
بغفرانہ و تعلیم یافتہ در فن خوش رفتی از مجمع الصناعات منبع الکمالات مشہور نزدیکی و دو
مولوی محمد ہادی علی بن مولوی محمد ہادی لکھنوی مرحوم و مخفور ماہر ان فن خوشنویسی
کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ ہر چند ناپرسی اور ناشناسی اس زمانہ پر آشوب میں سبب
معدومی قدر دان اس درجہ بھونچ لگی ہے کہ اکثر فنون مٹ گئے اور بعض قریب نیست و نابود

ہونے کے آگے منجملہ اوس کے خوشنویسی کا فن بھی قریب فاسے دریاے معدومی
 آگیا اور اہل قلم کا اعزاز اور وقار یک قلم معزین اور امر کے صفحہ دل سے مثل حروف غلط
 محو ہو گیا بدین وجہ اون کی حالت تباہ اور برباد ہو گئی و صدق اس بیت کے ہونا
 شروع ہوئے شعر یہ گردش و شکم خالی میخت اور سیر وئی جو نقشہ قلم کا ابھی اہل قلم کا ہے
 جس کا خط کچھ صاف لائق کتابت ہو گیا وہ کاپی نگاری میں گذر اوقات کرنے لگا
 اور بجائے خود استاد کامل مثل آغا و حافظ و قاضی اپنے کو تصور کرنے لگا اور استادان
 پیشین کی تحریر پر جرح اور قبح کرنے پر آمادہ ہو گیا صریح برین عقل و دانش سیاید گریست
 خصوصاً خط نسخ جس نے اپنے حسن و لربا سے جملہ خطون کی رعنائی کو منسوخ کر دیا اور
 تحصیل کو بے سود سمجھنے لگے اور اوس یوسف کنگان کو اپنے آغوش میں لانے کی کسی
 چاہ نہیں رہی وہ بچارہ حالت غربت میں پڑا ہے۔ زیادہ ظلم اوس پر یہ کیا جا رہا ہے
 کہ صورت زیبا نسخ کی منسوخ بسبب طبعی کھٹنے کے ہو رہی ہے اور اپنے خیال فاسد میں یہ
 امر جالیا کہ خط عربی مخصوص ہے قرآن اور حدیث کی کتابت سے اور یہ شاذ و نادر دستیا
 ہوتی ہے اور نستعلیق کا سیکھنا ذریعہ معاش ہے کہ سبھی متمدن کی کتابت رطب و یابس فارسی
 اردو و قصہ کہانی ناول وغیرہ ملتی رہتی ہے اگر چشم انصاف سے دیکھا جاوے تو کیسی صریح
 غلط فہمی اور مغالطہ وہی ابلیس کی ہے چونکہ یہ عربی خط متبرک ہے اس کا سیکھنا اور سکھانا
 اور کتابت باجرت کرنا باعث حنات اور سبب برکات ہے اور ابلیس اور نفس کش
 اوس کا مانع ہوتا ہے طرح طرح کے وسوسے دل میں ڈال کر اوس کی تحصیل سے باز رکھتا
 ہے اس خیال خام کو اپنے کاسے دماغ میں بچتہ کر کے اوس کی تحصیل پر یکار سمجھ کر روگردان
 ہو گئے رفتہ رفتہ اوس خط کے کھٹنے والے بھی نہ رہے جب اہل مطابع نے دیکھا کہ نسخ
 کے کاتب کیا اب بلکہ نایاب ہیں باوجود مضاعف در مضاعف اجرت دینے کے
 میسر نہیں آتے نیز حاکم کر کے کھٹنے والے بھی نہیں ملتے اگر ایک دو کاتب ناقص

نسخ کے موخر چڑھانے والے وجود بھی ہو گئے تو صد باجز کی کتاب دو مین کا ہونے سے
 جلد تمام ہو کر شائع ہو جانا غیر ممکن پس اونھون نے مجبوری اور معذوری سے عربی
 عبارت کتاب کی بنظر اجراءے کار فارسی خط میں لکھوا کر طبع کرنا شروع کر دی اس
 وجہ سے یہ عربی خط جو ذریعہ فلاح معاش و معاد کا تھا حالت غربت میں آگیا اب
 اگر کسی کو ہوش آیا اور اس کے حاصل کرنے کی طرف راغب بھی ہوا تو اس کا
 جاننے والا اور بتانے والا کامل کیسا ناقص بھی نہیں دکھائی دیتا اگر کوئی ناقص تو ہاتھ پٹا
 بے اصول ہاتھ بھی آگیا تو اس کی تعلیم کب فائدہ بخش شاگرد کو ہوگی کیونکہ مصرع
 ادخویشن گم ست کرار ہیری کند: اپنی ہی روش خود را و طرز نازیبا پر شاگرد کو بھی لایکا
 اس میں یہ نقصان اصل خط کو ہوا کہ ایک سے دس اور دس سے سو نسخ کے نسخ کنند پیدا
 ہو جاویں گے اور طرز مردود و ناشایستہ نسخ کے نام کو مٹانے والا رائج ہو جائے گا اور
 کامل استادوں کی ذکر اور محنت شبانہ روزی نے جو بغرض شایستگی و حسن آرائی
 اس کے قواعد و اصول جاری اور قائم کر دیے ہیں اور وہ ہی محافظ اور نگبان قیام حسن
 کے ہیں سب برباد جاویں گے اور صبیح اور صبح شکل اس خط دل ربا کی مدد ہیئت قبیح
 اور صورت کریمہ سے ہوگی اور یہ رنگ ڈھنگ ابھی سے شروع ہو گیا ہے کہ قلم کو ٹیڑھا کر کے
 نیڑے تیرے حرف لکھ دینے کا نام نسخ رکھ دیا گیا ہے اور قواعد و اصول کو لوج اور پیر اور استاد
 سے اصلاح اور سیکھنے کو معیوب سمجھنے لگے اور یہ نہیں خیال کرتے کہ بے استاد کے کوئی فن نہیں
 آتا اور نہ قابل اعتبار ہو تا ہے **بیست**

بے سند منظر نباشد هیچ فن را اعتبار نالہ موزن کر دہم از بلبل آل رسید
 الغرض جیساں ہیچ ان ایچہ عنوان نے اس کے چراغ کو بے قید بے رنجھن جھللاتے دکھایا
 تو یقین ہوا کہ چند روز کا معان ہے اب ساکت رتنے میں نقصان ہے آلودہ کیا کہ جو کچھ
 فیض استاد سے اس کے قواعد اور باریکیاں میرے سینے میں جمع ہیں اس کو بر سفینہ لائے

جس سے شائقین فن خوشنویسی کو پورا پورا فائدہ حاصل ہوا اور وہ بجائے استاد کامل
 ہو چنانچہ تیرہ سٹو آٹھ ہجری میں بلازمت ریاست بھوپال کمنون خاطر یہ ارادہ ہوا
 اس کے چند سال کے بعد اس ارادہ کو منصب تحریر پر لانا شروع کیا۔ مگر سبب ضیق
 فرصت و اصلاح طلبا سے مدرسہ نوبت تمام کرنے کی نہ آئی تھی کہ وہ ان کی ملازمت
 سے علیحدہ ہو کر وطن آیا اور اہل مطابع نے کتابت قرآن میرے سپرد کی تھوڑے زمانے
 کے بعد نزولِ ماء و دیگر سخت امراض میں گرفتار ہو گیا جس سے اعضا میں کیفیت
 اشرفانی نمودار ہو گئی و باغ بیکار ہو گیا زندگی دشوار ہو گئی اسی حالت مرض میں بعض
 دوستوں اور محبوبوں اور اکثر تلامذہ کا اصرار اس رسالہ آغاز شدہ کی تہامی پر ہونے لگا
 اور نیز اپنی طبیعت بھی آرزو مند ہوئی کہ اگر زندگی میں وہ رسالہ تمام ہو جانا تو مجھ پر بھی
 کی یادگار باقی رہتی اور شائقین فن کو فائدہ پہنچا تا پس وہی حالت بیماری میں چند روز کی
 محنت سے یہ رسالہ تمام ہوا اور اصول خط اس کا نام ہے

بسم اللہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر نیخواست آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید
 اللہ بر تر اپنے فضل و کرم سے ان اوراق کو درجہ قبولیت پر پہنچا وے اور ہر طالب
 فن خوشنویسی اس سے فائدہ اٹھا وے۔ اب ماہرین و تاملین اور ناظرین متین سے
 مجھے یہ امید ہے کہ اس کے مطالعے سے اگر فائدہ اٹھائیں تو اس گنہگار کی مغفرت چاہیں
 اور حسنِ خاتمہ کی دعا فرمائیں اے اللہ لا یضییع اجر المحسنین اور اگر غلطی اور لغزش
 پائیں تو عیب پوشی کریں صفت ستاری کو کام میں لائیں مسودہ اوراق کو درجہ نیت و احسان
 بنائیں مصرع بر کریمان کا ہا دشوار نیت و ما کو فی لا ۛ اللہ العلیٰ اعظم علیہ وکلت ولایہ

بیان عظمت و بزرگی خط عربی و تحریر و ترغیب تحصیل آن

اب جانا چاہیے کہ فن خوشنویسی ایسا سیا جو ہر آبدار اور گوہر شاہوار ہے کہ اس نے

اپنی چمک دمک سے تمام جوہر دن اور گوہر دن کو بے آب و تاب کر دیا سلاہین جیسے
 اوس کے ماہرین اور کاغذین کو معزز اور صاحب وقار سمجھ کر اپنے خاص پہلو میں جگہ دیتے
 تھے اور خلوص سے ہم کلام ہوتے تھے تو رائج اس کی شہادت اور پتہ دے رہی ہے
 اور اقوال ائمہ اور بزرگان دین سے اوس کی برکت اور عزت ثابت ہو رہی ہے
 دیکھو اقوال بزرگان علیہ السلام **حَسَنَ الْخَطِّ فَإِنَّهُ مِنْ مَفَاتِيحِ الْوَدِّ** اور
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں **عَلِمُوا أَوْ لَا كَمَا الْكِتَابَةُ فَإِنَّ الْكِتَابَةَ**
بِهِمُ الْمُلُوكُ وَالسَّلَاطِينُ اور دوسرا قول ہے **حَسَنَ الْخَطِّ لِلْفَقِيرِ مَالٌ وَلِلْغَنِيِّ**
خَمَالٌ اور یہ بھی کسی بزرگ کا مقولہ مشہور و معروف ہے **الْخَطُّ نِصْفُ الْعِلْمِ** + اور کسی شاعر
 آزمودہ کا رنے یہ قطعہ نظم کیا ہے **خط از جملہ ہنر ہائے نظیرت چو روح اندر تن بر نوا سپر است**
اگر نعم بود آرایش دست + و اگر مفلس مراد دستگیر است + اگر کہا جاوے کہ عبارات مذکورہ
 اور اقوال مسطورہ میں تخصیص کسی خط کی نہیں ہے پھر اوس سے خط عربی یعنی خط نسخ کو مراد
 لینا عبث ہے اوس کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ بزرگان دین نے عام طور سے بزرگی اور خوبی
 حسن خط کی ارشاد کی ہے مگر سیاق کلام سے وہی خط مراد اور مفہوم ہو گا جس میں اون کے
 مکاتبات تحریر ہوتے تھے اور اون کے زمانے میں جو خط رائج اور پھیلا تھا اور اون کے
 اقوال اور بول چال جس میں لکھے جاتے تھے نہ وہ خط جس کا نام نشان بھی اوس صدی
 میں نہ تھا اون کی زبان عربی بول چال عربی وہ خود عربی ادن کی خط و کتابت عربی میں
 اون کے محاسب عربی دان عربی نویس اگرچہ کوئی خط یا دوسرا خط ہو اور اوس سے
 عربی ہوا اور عربی خط سے جملہ خطوط ایجاد ہوئے کہتے ہیں کہ اوس زمانے میں خط کوئی رائج
 تھا اور وہی ماخذ جملہ خطوط کا ہے اوس کا بیان تبصرہ آئندہ کیا جاوے گا۔ چونکہ یہ عربی
 خط دیار عرب سے نسبت رکھتا ہے اور وہ ائمہ بھی جن کے اقوال سے بزرگی اس خط کی
 ثابت ہے دیار عرب سے تھے اور ہمیشہ اہل عرب کے مراسلات کا سلسلہ بھی اسی خط میں

جاری رہا اور جو چیز اس بلد مبارک اور اول حضرات کی طرف منسوب ہے وہ بھی واجب التعظیم اور قابل تکریم ضرور ٹھہریگی پس اس کی تحصیل کی طرف توجہ کرنا اور گاہ توقیر سے اس کو دیکھنا عین سعادت ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ خط مخصوص ہے قرآن پاک اور احادیث نبوی اور کلام الہم اور عبارت عربیہ کے لکھنے کے لیے جن کا پاس رکھنا اور تلاوت کرنا حصول مقاصد کا ذریعہ ہے پس جو خط ایسے اچھے اور حسین کلاموں کی تحریر کے واسطے اختراع کیا گیا ہو اور معاش اور معاو کا بھی وسیلہ ہو اس کو لائق تحسین کر لینا بھی ضروری و لازمی ہے اور اس کی تحصیل سے غافل رہنا اور خیالات اور توجہات کو دل میں راہ دیکر بے توجہی اور غفلت اس کے حصول میں کرنا محض وسوسہ شیطانی اور غلط انسانی ہے مگر اس سعادت بزرور باز موش تائبہ بخشد خدای بخشنده **فَضَّلَ اللَّهُ مُحَمَّدًا وَآلَهُ**

مضمون تاریخی نسبت اختراع خط عربی ہما نمبر تین

اس میں صحیح رائے قائم کرنا کہ عربی خط کس نے مانے سے ایجاد ہوا دشوار ہے کیونکہ اس کی نسبت مورخین کا اختلاف ہے اور پہلی خط کی صورت اور حیثیت جو ابتداً ایجاد ہوا تھا بتانا اس سے بھی زیادہ مشکل اور غیر ممکن ہے کیونکہ بغیر دیکھے اس کا طرز اور وضع کیونکہ بتائی جاسکتی ہے اس لیے کہ اس کے بنانے اور سکھانے کی نسبت اول ہی سے باہم لوگوں میں معاہدہ اور اقرار ہو چکا تھا۔ کہتے ہیں کہ قدیم الایام میں ارض یمن میں ایک خط جو علیہ علیہ حروفوں میں لکھا جاتا تھا خاص خاص لوگ اس سے واقف تھے اور اپنا مافی الضمیر اس کے ذریعے سے سمجھ لیتے تھے اور مطلب فہمی کو کافی سمجھتے تھے اور اس کے انشاء اور پہنان رکھنے کا پہلے ہی سے قبل تعلیم کے عہد و بیان محکم کر لیتے تھے جس کا آخری نتیجہ یہ ہوا کہ نبر اسلام کے چکے ہی اس کا نام و نشان مٹ گیا جانے والا کیسا اس کے حرف کی بھی شکل بتانے والا نہ رہا اہل تواریخ لکھتے ہیں کہ ارض یمن میں اسلام سے کئی صد

بیشتر دولت (شیخ) یعنی سلطنت (حمیری) قائم تھی اس تمدن کی وجہ سے ضنادید
 (خمیر) خود بھی نوشت خواند بخوبی جانتے تھے اور اون کے دربار میں بھی محاسب اور
 کاتب ہوشیار موجود رہتے تھے جو عربی خط قابل تعریف لکھتے تھے الغرض یہ خط اہل
 (حمیرہ) میں جو آل منذر کا مستقر تھا منتقل ہوا وہاں اوس کا نام (حمیری) سے (حمیری)
 رکھ دیا گیا۔ چونکہ دولت (حمیرہ) میں تمدن اور شایستگی مثل دولت (تباہہ) کے
 نہ تھی بدین وجہ یہاں عربی خط کے ماہر بھی مثل (دین) کے نہ تھے اور اہل حجاز میں تو
 رواج نوشت و خواند کا اب تک تھا پھر جب قریب زمانہ ولادت سرور کائنات
 علیہ التیجۃ والصلوۃ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے جد امجد (حرب بن امیہ) کی تجارت کا
 کاروبار وسیع ہوا اور ضرورت لکھنے پڑھنے کی اون کو زیادہ محسوس ہوئی تو وہ اپنے ایک
 رشتہ دار (اسلم بن سدرہ) سے جن کو ملک (حمیرہ) سے تعلق تھا جا کر سیکھ آئے تھے پھر
 اون سے (مکہ) اور (طائف) کے چند سرداروں نے بھی سیکھ لیا تھا۔ اور (اسلم بن سدرہ)
 ہمارے مرنے کا شاگرد تھا۔ چونکہ اہل عرب (مرازم) کے استاد کے نام اور حال سے ناواقف
 تھے بجائے خود اوس کو موجد اور مخترع خیال کرنے لگے۔ مولد مرازم کا ملک (انبار) تھا۔
 الحاصل وہی نقش اول ہے خط عربی کا جس کو (حرب) کی ذات سے رواج ہوا ایسی
 خط میں پہلے قرآن مجید لکھا گیا۔ اوس میں معاہدات اور مکتوبات تحریر ہوا کرتے تھے
 اوس میں فرمان حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھے گئے۔ مگر وہ خط ہمیشہ محتاج
 اصلاحوں اور ترمیموں کا رہا ہر اہل کمال اور ذی عقل اپنے اپنے زمانے میں اوس کے
 نقصانات اور شایستگی دفع کرنے پر مصروف اور متوجہ رہا کیا۔ حضرت عثمان بن
 عفان رضی اللہ عنہ کے عہد کا تحریر شدہ قرآن مجید البتہ اوس خط کے طرز اور شان کا
 نشان دہ ہو سکتا ہے اوس کا دستیاب ہونا محال ہے۔ اب رہا یہ امر کہ خط عربی کس خط
 سے ایجاد ہوا۔ تو ظن غالب اور قابل تسلیم یہ قول ہے کہ عربی خط اخذ کیا گیا ہے خط (سہلانی)

سے جو (سودیا) ملک شام سے منسوب ہے اور اوس کے واضع وہی لوگ ہیں جو اپنے تجارتی تعلقات کی وجہ سے (شام) میں جو علوم و فنون کا ابتدائی حیرشہ تھا آند و رفت رکھتے تھے۔ پھر بتدریج مسئلہ ایک سویا سی ہجری میں اوس سے خط کو فی نکالایا گیا۔ اور قریب ڈیڑھ سو برس تک اوس کا رواج بھی رہا اور جو زمانہ گذرتا جاتا تھا اوس میں کچھ نہ کچھ تغیر و تبدل ہوتا جاتا تھا اور رد و بدل کر دیا جاتا تھا راقم الحروف نے پورا قرآن خط کو فی میں لکھا ہوا نہیں دیکھا البتہ سورہ اخلاص ایک سبز کاغذ بوسیدہ مثل برگ درخت پر مع بسملہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا لکھا ہوا لپٹنے اوستاد مولوی محمد یحییٰ مرحوم ساکن مسجد کراہہ محمودنگہ کے پاس دیکھا تھا اوس میں نقاط اور حرکات اور سکانات شاید نہ تھے اور اخیر سطر میں اوس کی عبارت کتبہ علی بن ابیطالب بھی مرقوم تھا۔ پھر دوستو بہتر ہجری میں ابو علی محمد بن علی بن حسین کاتب طاعت بن بقلہ نے کہ علاوہ دیگر کمالات کے فن خوشنویسی میں بھی پوری دستگاہ رکھتا تھا خط کو فی مروجہ کو تقویم پارینہ کر کے موجودہ خط نسخ کو ایجا کیا ابن مقلہ کی یہ ایجا دسی پسند خلافت ہوئی کہ کل کتابت اسی میں ہونے لگی اور کو فی خط کا نام و نشان مٹ گیا اور ابن مقلہ ۳۲۰ھ میں سواٹھائیس ہجری میں رخت بست سفر آخرت ہوا۔ اور تاریخ القرآن میں مرقوم ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جو معزز صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ عربی خط کی ایجا دین تین آدمی شریک تھے۔ مزامر نے اشکال حروف بنائے اور (اسلم) نے باہمی حروف کے جوڑ ملائے۔ اور (عامر) نے نقطے اور حرکتیں ایجا دیں اور حقیقت اسلام کے پیشتر ہی عربی خط کے ساتھ ہی نقاط اور اعراب ایجا دیے ہوئے ہیں اور صاحب کشف الظنون لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن طاہر کو ایک عربی خط بہت خوش خط دکھایا گیا اوس نے پسند کر کے بہت تعریف کی اور کہا کہ خط کے حسین ہونے میں کوئی شک نہیں مگر آمل میں کالے کالے دانے (یعنی نقاط) اور سیاہ سیاہ لکیریں یعنی اعراب

(ابن خلدون حالات ابن مقلہ کاتب)

(تاریخ القرآن بطبع مطبعہ)

(صاحب کشف الظنون)

بہت ہی بد نما اور نازیب ہیں۔ اسی وجہ سے اول صدی میں جو قرآن لکھے گئے ہیں
اون میں نقطے اور اعراب نہیں پے گئے ہیں۔ اور اہل عرب کو اس کی حاجت بھی
نہ تھی اور اہل عجم کے اختلاف کے استیصال کے واسطے امت مرحومہ کا تعامل اور توازن
کافی سمجھا گیا۔ اوس وقت اور اوس کے بعد بھی ہزاروں قراء اور حفاظ جن کے سینے میں
قرآن بھرا ہوا تھا موجود تھے اور آئندہ بھی موجود رہے جو قرآن پاک بہت صحیح پڑھتے تھے
اور جو قراءت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت و مانور تھی اور اجماع امت جیسے ہو چکا تھا
اوس کے مطابق تلاوت کرتے تھے پھر جب حدود اسلام زیادہ تر وسیع اور کثافت ہوئے
لگے اوس وقت نقاط اور اعراب کی ضرورت ہوئی تاکہ لوگ غلط نہ پڑھیں۔ اور یہ انضباط
آئندہ کے واسطے بھی لازم کر دیا گیا چنانچہ جو صحائف (نصرت عاصم) سے لکھوائے گئے
ہیں وہ سب مع نقاط اور اعراب کے ہیں جس کی وجہ سے بعض ناواقف غلطی سے
اوس کو نقاط کا موجب سمجھتے ہیں۔ اور ابوالاسود دؤلی نے چونکہ علم الاعراب (یعنی علم نحو) کو
جاری کیا غلط فہمی سے اعراب کا موجب اوس کو بھی بتاتے ہیں۔ حالانکہ اوس نے قواعد نحو
کو مدون کیا اور بہت سے نقائص جو عربی خط میں تھے دفع کیے۔ اور جو اعراب اوس نے
ابن زیاد کی حکومت بصرہ کے زمانے میں قائم کیے تھے وہ ہمکل نقاط تھے بصورت مروجہ
حال نہ تھے جب ابوالاسود دؤلی کا انتقال ۴۹ھ اوغتر ہجری میں ہوا تو یمون بن اقرن
نے پھر (عنبہ بن معدان فہری) نے پھر (عبد اللہ بن اسحق خضری) نے پھر (ابو یوسف بن
المتوفی ۷۱ھ ایک سو چوں ہجری) نے پھر (خلیل بن احمد زوی المتوفی ۱۰۱ھ ایک سو
ہجری) نے اور علی بن حمزہ کسائی المتوفی ۱۲۱ھ ایک سو بیاسی ہجری) نے جو مامون رشید
کا استاد تھا اس عربی خط میں ایک شان جدید پیدا کی جس کو اہل کوفہ نے بے حد پسند
کر کے خط کوفی کے نام سے شہرت دی اور اون سب لوگوں نے جن کے اسما بظاہر مرقوم
ہوئے ہیں اس خط میں اصلاحیں کیں۔ الحاصل نقشہ اس خط مروجہ حال کا جو خط نسخ

(کتاب الفہرست ابن النعمان ابن صفوان حالات ابن حنبل کا نسخہ)

کے نام سے معروف و مشہور ہے (ابو علی بن مقفع نے خط کو فی سے بدل کے قائم کیا اور خط کو فی کو کا لحد م کر دیا مگر ابن بواب کا تب نے بھی بہت کچھ اوس کو شائستہ اور خوش نما کر کے ۳۲ لکھ چار سو تیرہ ہجری میں یا ۳۲۷ لکھ چار سو بیس ہجری میں سفر آخرت کیا۔ اور یہ اپنی اچھی یادگار چھوڑ گیا۔ نام ابن بواب کا (ابو الحسن علی بن ہلال) تھا او ابن مقفع کے ایک صدی کے بعد ہوا اور اپنی قوت کمالیہ سے اس خط کو انتہا درجہ کی تہذیب اور شائستگی پر پہنچا دیا۔ کہتے ہیں کہ خواجہ عماد الدین بن عبد اللہ التتعمی نے جو عہد ملک غلیفہ مستقیم باللہ میں علی درجے کے ذی کمال خوشنویس تھے چھ خط ایجاد کیے جس کا اخیر خط عربی تھا بعد اختراع جب سب خطوط پر نظر ثانی کی تو بمقابلہ حلقہ خط و اخیر ایجاد اپنی پسند کی اور پہلے خطوط کی ایجاد کو ناپسند کر کے منسوخ کر دیا اور اس کا نام خط نسخ رکھ دیا۔ اوغین کو یا قوت رسم اول کہتے ہیں اور اوغین کو یا قوت مستصغی کہتے ہیں اور کرتے ہیں اوغین نے اس کو اپنی شان و لایہ میں بہت ہی حین بنادیا پھر میر علی تبریزی نے جو خاص تعلیم کا باشندہ تھا اوس شان میں تغیر تبدیل کر کے شان تبریزی پیدا کی اور اوس نے خط تعلیق اور خط نسخ سے خط نستعلیق ایجاد کیا یہی اوستا اول نستعلیق کے تسلیم کیے جاتے ہیں پھر ۳۷۷ لکھ گیارہ سو بیس ہجری میں بعد از رنگ ب عالمگیر بادشاہ محمد عارف نے جو یا قوت رقم ثانی کے خطاب سے ممتاز ہیں یا قوت مستصغی کے طرز تحریر میں بہت کچھ تراش خراش تغیر و تبدل کر کے ایک خوش نام مشوقانہ صورت منسوخ کی پیدا اور شائع کی جس کو تمام روئے زمین کے خوشنویسوں نے بہت پسند کر کے اوسکی اتباع کی اور اب تک اوس کی پیروی اور تقلید برابر کی جا رہی ہے۔ پھر اون کے برادر زادہ قاضی عصمت اللہ نے اوغین کے تلمذ سے بہت کچھ اون کی شان کو رونق دی اور برادر زادہ کے لقب سے مشہور نامی سربراہ و درہ خوشنویس نسخ کے ہوئے اگر اون کو یا قوت ثالث کہا جاوے تو دیا اور درست ہے۔ یا قوت ثانی کے زمانے میں

(ابن خلدان حالات ابوالحسن علی بن ہلال معروف بہ ابن بواب کا تب) (در تہذیب خط)

(یا قوت ثانی محمد عارف)

(برادر زادہ)

در بیان عبد الباقی رحمہ اللہ

عبدالباقی حذاد بڑے باکمال پر زور قلم کے خوش نویس تھے یہ آلات حرب و سلمہ کی ساخت میں بے مثل تھے پیشہ حذادی سے بسراوقات کرتے تھے محمد عارف کہ ان کے ہم عمر اور دوست ایام طفولیت سے تھے اون کی مرحیت عاتہ اور ذوقانہ کو دیکھ کر انھیں حسد اور غبطہ ہوا اپنے پیشہ حذادی کو بقبالہ خوش رفتی ذلیل اور بے وقعت سمجھ کر کشیدہ رو ہوئے اور عبداللہ طبایح سے جو اعلیٰ درجے کے باکمال اور پر زور خوشنویس تھے اس فن کو حاصل کرنے لگے اصلاح لیکر لب دریا جاتے اور تمام روز پتھر پر آب دریا سے بجائے ماد مشق کرتے چونکہ مبدی فیاض کے یہاں بخل نہیں بخت کی یادوری اور محنت شانہ روزی سے جواب دہ یا قوت کے زور قلم میں ہوئے طرز تحریر اون کا جداگانہ تھا اون کے بعد اون کے دو فرزند علی اکبر اور علی اصغر اپنے باپ کی تعلیم سے اعلیٰ درجے کے نسخ نگار ہوئے بزرگوار زادہ کے تلامذہ میں سے حضرت شاہ غلام علی خلیفہ حضرت حاجی محمد تقی ہونوی قدس سرہما بڑے باکمال نسخ کے خوشنویس تھے اون کے یادگار دو فرزند میر اکبر علی اور میر کبیر علی اون کے بعد رہے شاہ غلام علی میں علاوہ اور کمالات صوری و معنوی کے یہ بھی کمال بمقتضائے درویشی تھا کہ جب شغل و ذکر الہی سے فارغ ہوتے بہ تحریر قرآن مجید مصروف ہو جاتے بعد تہامی جو اس کا اہل اور حاجت مند استدعا کرتا اس کو مرحمت کرتے تمام عمر یہی طریقہ اون کا جاری رہا سنہ ۱۱۸۰ گیارہ سو چھ ہجری میں اون کی وفات ہوئی۔ اسی دور میں نواب احمد قلی خان عرف مرزائی صاحب بڑے استاد کامل نسخ کے ہوئے اون کے بعد اون کے نواسے میر بندہ علی مرتضیٰ بڑے درجے کے نسخ تھے او اس فن کے معلومات میں حدیم انظیر ایک سو برس کی عمر پا کر سنہ ۱۲۰۰ بارہ سو تراسی ہجری میں رخت سفر آخرت باندھا۔ اس مصرعہ سے سنہ انتقال اون کا جو یہاں ہے ع آہ یا قوت رقم شد بعد ہد آغا محمد اور محمد میرزا اور مولوی فخر محمدی انھیں کی شاگردی سے نسخ میں یدِ مطوبے لکھتے تھے مولوی محبوب علی

شاہ علاء علی شاہ کمالیہ مولانا محمد عظیم شاہ کے نانہ (احمد قلی خان غزنوی کی تحسین) (میر سید علی

صاحب کا قرآن پاک جو صحت میں ضرب النثل ہے مولوی محمد ہمدی کی کتابت سے
 ہے اسی زمانے میں مولوی محمد یحییٰ ماجر کہ مظہر بھی شاہیر نسخ نگاروں سے تھے
 جنہوں نے پہلا قرآن والی ملک کے حکم سے لکھا اور اس طرح انگریز نے اپنے ایجاد کردہ
 چوبی بیج پر صرف سو جلدین چھاپیں اور یہ شاگرد تھے اپنے بھائی مولوی محمد زکریا
 کے اودھر حافظ خورشید برادر حافظ نور احمد کا فیض جاری تھا اور منشی عبدالحی ندوی
 مشہور معروف تھے اون کے تلامذہ سے میر طفیل احمد بلگرامی اچھے نسخ نگار تھے۔
 اسی عہد میں مولوی محمد ہادی لکھنوی بن مولوی محمد ہمدی لاہوری کی نسخ نگاری
 طفرانویسی اور نستعلیق میں سب سے زیادہ شہرت تھی یہ قریب سو برس کے ہو کر
 بارہ سو چھیاسی ہجری میں راہی ملک بچا ہوئے۔ مادۃ تاریخ وفات اون کا خوشنویسی
 ہے یہ شاگرد تھے میر اکبر علی ساکن قصبہ کالپی کے۔ یہ سب حضرات پیرو و متبع
 شان یا قوتی تھے اون کے تلامذہ سے یہ مسوداد راق ہے جس کو لوگ خط نسخ میں
 اپنے حسن ظن سے اون کا یادگار تصور کرتے ہیں اور دہلی میں بزمانہ آخرین نظام الملک
 مرحوم بھی بہادر شاہ ابو ظفر کے تعلیم یافتہ کامل خط نسخ میں تھے جن کا انتقال ۱۲۵۵ھ
 سو پچیس ہجری میں ہوا علاوہ اون کے بہت سے خوشنویس نسخ میں مثل منشی محمد حفیظ
 و مولوی محمد صالح و منشی محمد جعفر وغیرہ کے نامی گرامی ہوئے کہ اون کی ذات سے یہ
 فن ترقی پذیر رہا صرف اون کے اسما کی تحریر کو دفتر چاہیے اب یہ وقت ہے کہ اہل حق
 رہے نہ اہل جوہر کے قدردان نہ ناقص و کامل میں امتیاز کرنے والے نہ اصول
 بے اصول پہچاننے والے حیف حدیث شہر حریفان باؤ باؤ خور و قندہ ہنر خاناہا کرند و قندہ
 راہی امروز ہمای ہزم و عود کیست ہم فریب غلیل و نمرود کیست درگوش کسانیکہ غفلت
 آواز خور و نغمہ داؤد کیست اب ہم از روی تاریخ خط نستعلیق کے نظر عین کچھ قلم فرسائی نظر
 دل جو ناظرین خاطر بشکشاقتین کرتے ہیں کہ اس فن کی تحصیل بطبیعت اون کی راغب ہو

(مولوی محمد یحییٰ ماجر کہ مظہر بھی شاہیر نسخ نگاروں سے تھے)
 (حافظ خورشید) (منشی عبدالحی) (راہی) (دلی) (صاحب) (عبدالحی ندوی)

مضمون تاریخی نسبت ایجا خط نستعلیق و تعلیق

یا مرتبہ تسلیم شدہ ہے کہ خط نستعلیق کا موجد میر علی تبریزی ہے یہ خاص دلیل کا باشندہ تھا
 اوس نے خط نسخ - اور خط تعلیق سے یہ خط پیدا کر کے نام اس کا نستعلیق رکھا یہ ہم محققانہ
 طریق سے نہیں بتلا سکتے کہ وہ کس زمانے میں تھا - مگر قدیم زمانہ اوس کا ثابت ہوتا ہے
 کیونکہ محمود غزنوی کے حملوں کے ساتھ ہی نستعلیق کے خوشنویس ہندوستان میں آنے
 لگے تھے جن کی ذات سے یہ خط بہت کچھ مروج ہو گیا تھا اس سے ظاہر ہے کہ خواجہ
 میر علی تبریزی نے سلطان محمود غزنوی کے پیشتر ہی اپنے ایجا کردہ خط کو شائع اور رائج کر دیا
 تھا پھر مدت کے بعد میر حماد الحسنی نے جو بڑے باکمال مشہور استاد تھے اول طرہ میں
 تراش خراش کر کے بہت کچھ اوس کو خوش نما اور مہذب بنایا اور علم و شادی اپنا
 پاسو سے عالم میں بلند کیا اور میر حماد الحسنی دہلی نادر شاہ بادشاہ کے زمانے میں
 وارد ہندوستان ہوئے تھے اور لاہور میں آکر قیام کیا تھا - اور یہ شاگرد تھے آغا جمشید
 کے جن کی تحریر ولایت میں مقبول اور پسندیدہ تھی - اور خواجہ عماد الدین بن عبد اللہ
 استعصمی جن کا ذکر اوپر مرقوم ہو چکا ہے وہ متصم باللہ کے زمانے میں مخترع عربی خط
 کے تھے - اور یہ شاگرد تھے آغا جمشید کے جن کی تحریر کو اہل ولایت شل کاغذ زر کے رکھتے
 تھے انھیں کے تلامذہ سے آغا عبدالرشید دہلی بھی ہیں جن کا سکہ نستعلیق میں تمام دنیا
 پر جاری ہے انھوں نے اور بھی زیادہ اوس خط کے طرز اور شان کو بارونق اور خوش نما
 کر دیا کہ تمام عالم کے اساتذہ نے اوس کو پسند کر لیا اور ان کے صد ہا شاگرد اقطاع ہند
 میں پھیل گئے منجملہ ان کے تلامذہ کے حافظ نور اللہ لاہوری - قاضی نعمت لاہوری و
 مرزا عبداللہ بیگ لاہوری بڑے درجے کے خوشنویس نستعلیق کے تھے یہ مضمون اہل کمال
 بعد نواب آصف الدولہ بہادر شاہ اوودہ وارد شہر لکھنؤ ہوئے اور باعرازا و اکرام مجددہ جلیلہ

نامور کیے گئے چنانچہ حافظ نور اللہ خریطہ نگاری میں۔ قاضی نعمت اللہ شہزادون کا
 خوشنویسی کی تعلیم میں۔ اور مرزا عبداللہ بیگ بھی ایسے ہی کام میں۔ حافظ نور اللہ نے
 آغا کی شان میں پسندیدہ ایجاد کر کے شائع کی۔ قاضی نعمت اللہ اپنے استاد کے
 طرز پر قائم رہے مگر دوسرا طرز جو حافظ کے طرز سے ملتا ہوا تھا خوب لکھا مرزا اپنے
 طرز قدیم پر مقیم رہے۔ منشی احمد علی رسا شاگرد شیخ الہی بخش کا بیان ہے کہ اس زمانے
 میں حافظ کی شہرت جلی اور قطعہ نویسی میں اور قاضی کی پر نویسی اور خطی میں عدم نظیر
 تھی اور مرزا عبداللہ مشہور پرزور قلم بھی اپنے قدیم طرز پر قائم رہے اور اس میں بہت
 کچھ ترقی کی۔ حافظ نور اللہ کے جملہ تلامذہ سے تشریف منگھ کا شمیری ممتاز ہوا اگر اس کو
 ثانی حافظ نور اللہ کہا جاوے بجا ہے۔ پھر اون کے سپہر حافظ محمد ابراہیم بڑے نامی
 موجود کسی قدر اپنے باپ کی شان میں ہوئے اور وہ ایجاد پسند خلاق ہوئی۔ اور
 محمد عباس اور میرزا علی رضا جو اہر رقم اور سوا اون کے بہت نامور اون کی شاگردی سے
 صفحہ ہستی پر خوش نویس ہوئے۔ حافظ ابراہیم کے شاگردوں میں زیادہ تر منسک اراکم شمیری
 شہرت یافتہ تھا اور خود اون کے بیٹے حافظ سعد الدین اون کی تعلیم سے سربراہ اور وہ
 خوشنویس اور موجود ایک طرز کے ہوئے پھر مولوی محمد ہادی لکھنوی جو نسخ اور طغرائی نگاری
 میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے۔ اور منشی نظر حمید اور منشی عبدالحمید گرسوی جن کا لقب رشید
 تھا اور منشی عبدالحی سندیلوی کہ علاوہ تعلق کے نسخ اور خط طغرائی میں بھی پوری دستگاہ
 رکھتے تھے اسی دور میں میر علی بیچہ کش شہر دہلی میں عالی مرتبہ اور بڑے پایہ کے
 خوشنویس تھے اور صد ہا آدمی اون کی شاگردی سے کامیاب ہوئے طرز اون کا ولایت
 تھا۔ اور شیخ الہی بخش داود شاگرد حافظ ابراہیم شامیر خوشنویسوں سے تھے۔ میر
 محمد عباس کے اکثر قطعات مکتوبہ ۳۵۰ بارہ سوا و تالیس اور ۳۵۰ بارہ سو پنتالیس
 کے نظر سے گذرے ہیں اون کے شاگردوں سے میرزا ظفر علی اور محمد مرزا الشیخ خاص اور

یہ سب خوشنویسین نے اس سے پیکھا تھا۔

میر بندہ علی مرتضیٰ جو نسخ میں بڑے استاد تھے وہ خط ثالث اور خط شکست بھی اچھا لکھتے تھے میرزا علی رضا جواہر رقم کے شاگرد دن سے اول خود اون کے بیٹے حسن رضا عطار در رقم کامل و نام برآوردہ خوشنویس تھے۔ دوسرے میر شیر علی بہ دونوں باپ بیٹے پورے متبع حافظ نور اللہ کے تھے اور اصلاح قطعات میں عدیم التظہر حافظ سعد الدین کی شاگردی سے اون کے پسر حافظ علی اور منشی اشرف علی و منشی واجد علی تھے۔ منشی اشرف علی نے خط نسخ کی اصلاح میر بندہ علی اور مولوی محمد ہادی سے لی تھی۔ شیخ آبی بخش کے تلامذہ سے میرزا عبد اللہ اور منشی احمد علی تخلص بہ رسا تھے جو خفی اور پر نویسی میں شہرت یافتہ اور جملہ فنون خوشنویسی سے ماہر اور مقتدر فارسی گو یوں سے صاحب دیوان تھے۔ میر علی بیچہ کش کے تلامذہ سے منشی رحیم اللہ اور منشی رضی الدین تھے۔ اور میر عبد اللہ شکیں قلم کا ملین مشاہیر سے تھے منشی عبدالحی سندیلوی کے تلامذہ سے اول درجے کا کاتب کا لکا پر شا و مؤجد کا تھا کہ علاوہ فن خوش رقمی کے شعرو سخن میں بوجہ استعدادِ علمی لیاقت تامہ اوس کو حاصل تھی پھر منشی طفیل احمد اور منشی عبد اللطیف نوشی عبد الرحمن یہ ہر دو خط اچھے لکھتے تھے۔ پھر منشی امیر احمد تسلیم تخلص جنھوں نے اخیر زمانے میں خط نسخ مسود اور اق سے سیکھا تھا اعلیٰ درجے کے کاتب نستعلیق کے تھے اور ایک قرآن پاک بھی مجھے لکھ کر دکھایا تھا جس کو میں نے پسند کیا۔ مولوی محمد ہادی سابق الذکر کے تلامذہ سے خط نستعلیق میں نام برآوردہ منشی شمس الدین اعجاز رقم کامل خوشنویس ہیں۔ اور حافظ محمد باقر زرین قلم بھی تھے۔

الحاصل جس طرح خط نسخ میں لا نقد ولا تخطی بڑے بڑے کامل گذرے ہیں اسی طرح نستعلیق میں کیا بلکہ شکست اور شفیقہ میں بھی نامی اور گرامی لوگ ہوئے ہیں پس میرزا عقل میں اس دور کی ترقی اور اس مانہ کا تنزل موازنہ کرنا چاہیے ہمیں تفاوت و انکجاست

لوازمات خوشنویسی

خوشنویسی کے اسباب اس رقمہ سے ظاہر ہیں۔ اسے برادر آداب خوشنویسی راہت چیز لازم است کیے و صلی مصفا چون رخسار منہ و شان۔ دوئم مداد سیاہ و روان ہجو زلف خالیہ مویان۔ سوئم کز لک تیز زبان نگاہ جاد و نگاہان۔ چہشم قلم بختہ و نرم مثل دل عاشقان۔ پنجم استاد کامل و مہربان۔ ششم دل طالب راغب بران۔ ہفتم فصل مبدیہ فیاض بران و تلاش متعلم و حق خدمت گزاری او استادان اور یاقوت مستصی فرماتے ہیں قَالَ يَا قَوْمِ اَلَيْسَ لَكُم مَّقُودٌ عَلٰى اَنْ يَّعْلَمُوْا حِدَّةَ اَلْاَلَمَاسِ وَ شِدَّةَ اَلْمِلَاسِ وَ مُلَايْمَةَ اَلْقِرَطَاسِ وَ جَمْعِيَّةَ اَلْحُقَاسِ

بیان قلم و طریقہ تراش و اسما شقین و کیفیت قلم منافع و صلی

قلم گول بختہ بے ریشہ اور کھنے میں لوح دار اچھا ہوتا ہے۔ قلم وسطی ایسے اوصاف سے موصوف ہے جس کا جو دس زمانے میں یک قلم مفقود ہے۔ (واسط ایک شہر ہے قریب ولایت بصر کے وہاں قلم نہایت عمدہ ہوتا تھا) اب انھیں قلموں سے بختہ اور گول گدا و قلم جس کا ریشہ سیدھا ہو لیوے اور ایسے رخ سے اوس کو تراشے کہ ریشہ اوس کی سیدھا ہوتا کہ شگاف ہر دو طرف سے برابر کوے اور یہ بات خود نگاہ صحیح سے معلوم ہو جاتی ہے میدان قلم بعض لوگ قلم کی موٹائی کے برابر رکھتے ہیں۔ بعض برابر پیمائش عقد وسط ابہام رکھتے ہیں۔ بعض نے اوس سے کم اختیار کیا ہے۔ بعض متوسط رکھتے ہیں اور اصل میں یہ اپنی اپنی عادت پر موقوف ہے (مگر یہ ضرور ہے کہ گرفت قلم کی متوسط میدان کی خوب ہوتی ہے۔ اور لوح قلم کا زیادہ نہ ہو بلکہ بصوت اعتدال کے ہوا شگاف ہر دو جا مساوی ہو) بعض اساتذہ نے شق میں کو زیادہ رکھا ہے (شن یسار سے) اس لیے کہ

شق بین سے کام زیادہ لیا جاتا ہے اور شق یسار بیکار رہا کرتی ہے۔ اسی وجہ سے
 شق بین کو انسی۔ اور شق یسار کو وحشی کہتے ہیں اور انسی کو باصلاح خوشنویس
 جلی اور وحشی کو خفی بولتے ہیں اس وجہ سے کہ انسی سے کام اکثر ٹھکا ٹھکا لیا جاتا ہے
 اور وحشی سے بہت کم پوشیدہ کام پڑتا ہے۔ قلم کا قضا نسخ میں محرف ہوتا ہے بعضے
 بہت زیادہ رکھتے ہیں بعضے کم تر چھپے سے لکھتے ہیں۔ چونکہ زیادہ تر چھپے سے لکھنا
 مشکل ہے اور پورا قلم چپکا ہوا لگنا دقت طلب اس لیے مبتدی کو زیادہ تر چھاپا دینا
 اچھا نہیں بتایا محرف کر کے شعر محرف تراش و محرف نویسٹ بانڈک نامہ شوخی شلوں
 اول طالب فن کو قلم بنانے کی ہمارا ت اور شق پیدا کرنا لازمی ہے پھر وصلی بنا لیا سکھے
 اور اس پر لکھنے کی عادت ڈالے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس زمانے میں وصلی بنانا اور اس پر
 مشق کرنا کیسا لکھنے والے یہ بھی نہیں سمجھتے کہ وصلی کس چیز کا نام ہے اور اگر کوئی سمجھتا
 بھی ہے تو اس کا بنانا اور اس پر اصلاح لینا اور مشق کرنا عبث تصور کرتے ہیں
 سہل طریقہ کاغذ پر لکھنے کا اختیار کر لیا ہے اور استاد بھی کچھ توجہ اور تاکید نہیں کرتے
 وجہ اس کی یہ ہے کہ اس وقت کے لوگ خوشنویسی نہیں بلکہ خط کا صاف کر لینا چاہتے
 ہیں۔ اور جو شائقین فن خوشنویسی ہیں اون کو کاغذ پر لکھنے سے نقصان ہے اول
 یہ کہ وصلی پر بار بار ہر ہوتا ہے اور اس پر لکھنا کسی قدر دقت ہے کہ ہاتھ کو قابو میں زیادہ
 رکھنے کی ضرورت پڑتی ہے دوسرے یہ کہ کاغذ پر اصلاح غیر ممکن اور وصلی پر اصلاح
 بخوبی ہو سکتی ہے اور اصلاح جزو خوشنویسی ہے تیسرے یہ کہ اگر وصلی پر کسی قسم
 کی غلطی نشست و کرسی و رخ و الفاظ و قواعد میں ہوگی تو بوجہ اہل راوس کو ڈاکر دوبارہ
 لکھ سکتے ہیں چوتھے یہ کہ وصلی پر تحریر اور خود وصلی صد بار برس رہتی ہے دیکھو میر عباد۔
 عبدالرشید اور اون کے پہلون کے قطعات کہ وصلی پر لکھے ہوئے ہیں اس وقت تک
 اویسی طرح باقی ہیں اگلوں نے جو طرہیت اور قاعدہ بانڈھا ہے وہ غلطی صلی سے ہیں

چونکہ زمانہ پیشین اس فن کی قدر و منزلت تھی شائقین کو شوق تھا اس کی تحصیل کے واسطے ہر طرح کے اسباب جو اس فن کے شایان ہین میا کرتے تھے چنانچہ بعض سادی وصلی بناتے تھے بعض اس پر تکلفات کرتے تھے کوئی اس پر طلائی تقرئی افشان کرتا تھا کوئی طلائی تحریرین اور گل بوٹے بنواتا تھا کوئی ابری پسند کرتا تھا کوئی ابری پر طلائی حدود قائم کرتا تھا اور ابری بھی مختلف طو کی بنائی جاتی تھی اور ان سب کاموں کے کرنے والے موجود تھے علی ہذا ریشق بھی چمڑے کی بنوائی جاتی تھی اور مختلف الوان اس کے ہوتے تھے افسوس وہ سب افسانہ اور کہانی ہو گئے ابری اور ریشق کے نام بھی اب نہیں جانتے جو امرا اور اہل دول تکلف کی وصلیان بنواتے تھے اور خوش نویس تکلف سے لکھ کر اور صلاح کر کے اون کی پیش نظر کرتے تھے اور وہ قدر کی نظر سے اس کو دیکھتے تھے اور شیشے میں لگا کر احتیاط سے اس کو رکھتے تھے اب اون کے مقام کو گلہ ستون اور رضا ویر نے لے لیا۔ خیر ہم خیال روش باول صرف وصلی اور ابری کے بنانے کا طریقہ لکھ کر ہر یہ ناظرین کیے دیتے ہیں تاکہ جنبیت اون کی دفع ہو اور لاعلمی رفع۔

ترکیب و طریقہ ساختن وصلی

دو کاغذ خواہ سفید ہوں خواہ ایک سفید اور دوسرا زنگین لیکر ایک تختہ صاف پر بچھاؤ کہ ہوا نہ رہے پھر اہار نشاستہ کا رقیق پکا ہوا اس پر صفائی سے لگاؤ کہ کمی بیشی وغیرہ نہ ہو پھر دوسرا کاغذ کہ زنگین ہو اس پر رکھ کر بذریعہ انگشت نزدیکت بسا بہ ہوا کو اندرونی کناروں سے دور کرے اور ایک اہار اوسی نشاستہ کا بطرف بالا دے کر سایہ میں پھیلا دے جب خشک ہو جاوے دوسری طرف اہار دیدے بسط صریح تین چار اہار جب خشک ہو جانے کے دیوے جس طرف لکھنا منظور ہو اس

طرف ایک اہار زیادہ رکھے پھر مہرہ سے اوس کو چکنا کر لے۔ رقیق اہار اور شینہ اہار سے
وصلی شوق اور سخت نہیں ہوتی ہے اور زیادہ اہار کی وصلی پر اصلاح اچھی ہوتی ہے
اور شوب سے نہ نشان حروف رہتا ہے اور نہ وصلی کی مضبوطی میں فرق آتا ہے۔ شالختین ہوسم
سرا ما اور برشکال میں وصلیان زیادہ از حاجت بنا رکھتے ہیں کہ نرم ہوتی ہیں اور کہنہ
وصلی پر قلم خوب جمتا ہے اور ایسی وصلی عمدہ قابو میں رہتی ہے پھر تیاری کے بعد جو تکلفا
مروڑ ہوں اس پر ممکن ہیں خواہ افشان کرے خواہ چٹائی بنوائے خواہ سادی رکھے

قاعدہ ساختن آبروی

ایک چھٹانک تخم میتھی کو فستہ کو پارچہ مضبوط دبیرین رکھ کر پوٹلی بنا دے اور گرم
آب میں ڈال کر تھوڑی دیر کے بعد خوب مل کے لعاب اوس کا لیوین دزنگاہ دین
پھر کوئی کشادہ دہن برتن مثل طشت یا لگن کے لیکر آدھ سیر پانی نیم گرم اوس میں ڈالیں
اور لعاب میتھی برآوردہ کسی قدر پانی پر ڈال دین اور کسی لکڑی سے اوس کو پھیلا دیں
اس خوبصورتی سے کہ برابر لعاب پانی پر پھیل جائے پھر ایک کاغذ دسی بقدر وصلی
لیکھ اوس میں غوطہ دین پھر ریختے آدھی چھٹانک کو فستہ آب شیرین پاؤ بھرن بھگو دین
جب خوب پھول جاوین تل کر پانی اوس کا صاف لیکر کسی کشادہ برتن میں رکھ دین
اور جو رنگ اول لگانا منظور ہو اوس کو آب ریختہ میں چھڑک دین پھر اوس میں کنگھی ڈبو کر
اوس کاغذ پر جو آب میتھی میں تر شدہ ہے پھیریں کہ وہ رنگ کاغذ پر اچھی طرح آجاوے
بعدہ دوسرا رنگ جو اول کے مناسب ہو آب ریختہ میں ڈالکر کنگھی میں لے کے اوس کے
قریب پھیریں پھر تیسرے چوتھے رنگ کو بھی اسی طرح کام میں لاوین جب اول رنگ خشک
ہو جا یا کرے دوسرا رنگ لگایا جاوے جب سب خشک ہو جاوین اوس پر نشاستہ کا اہار دیکر
خشک کر کے مہرہ کریں اور لکھیں اگر تکلف منظور ہو تو طوائے محلول سے حد و قلم کر لیں

ترکیب دیگر ساختن ابری

دوسرا طریقہ ابری بنانے کا یہ ہے کہ لعاب میٹھی بدستور مرقومہ بالا نکال کے کسی طشت وسیع یا لگن میں ڈال دین اور رنگ خام ویسی چند اقسام کے یعنی سرخ تیزباز، زرد لاچوردی، اودا وغیرہ لیکر علیحدہ علیحدہ باریک پیس کے رکھ لے پھر اون رنگوں سے اول ایک رنگ کسی قدر لیکر لعاب مذکور میں ڈالے اور بہ امداد چوب یا سلاح باریک کے اوس کو پھیلا دے پھر دوسرا رنگ چکی میں جو اول رنگ کے مناسب ہو لیکر ڈالے اور اوسی سلاح یا باینس کی تیلی سے اوسی طرح منتشر کر دے کہ ایک نوع کا برگ یا پھول یا درخت وغیرہ پیدا ہو جاوے پھر تیسرا چھٹا پانچواں رنگ بھی اسی طرح کام میں لاوین اور ہر رنگ کو ایک جانب سے دوسری جانب ادھر ادھر کرتے رہیں تاکہ ایک رنگ میں سب رنگ نمودار اور نمایان ہو جاوین اور خوش نما دکھائی دینے لگیں بعد کاغذ خام ویسی دبیز کو بمقدار وصلی تراش کے اوس پر ایک ایک ڈالیں جب رنگ کاغذ پر جم جاوے تو آہستہ آہستہ ہر کاغذ کو نکال کے پھیلا دیں جب خشک ہو جاوے اوس کی وصلی بنا کر ابار بطور سابق دے کر مہرہ کر کے لکھیں یہ صرف سادی ابری کی ترکیب ہے باقی تکلفات اور تزئین میں اختیار ہے اس میں دستکاری اور انتشار رنگ میں ہوشیاری درکار ہے جیسی گردش سلاح سے رنگ کو دی جاوے گی ویسی ہی بری ہوگی

طریقہ اصلاح کردن بر قطعات وغیرہ

جب طالب فن خوش نویسی مفردات اور مرکبات سے فارغ ہو اور درجہ تکمیل کو پہنچ جاوے اور برآمدہ اوس کی اچھی ہو جاوے اوس وقت اصلاح کی طرف متوجہ ہو بعض لوگ بسبب نادانیت قطعات پر اصلاح کرنا معیوب سمجھتے ہیں اور اصلاح

کر کے والے کو ناقص تصور کرتے ہیں یہ اول کی غلط فہمی اور کوتاہ نظری ہے اور مراد
 اصلاح سے یہ ہے کہ برآمدین جو نقصان خفیف بے اصولی یا بد رخی کا حروف تہجین
 آگیا ہے اوس کو بذریعہ ناخن گیر دفع کر دین اور برآمدین بسبب متوجہ ہونے بجانب
 اصول و تقلید استاد جس مدیاد اترہ وغیرہ میں بوجہ استرخاے دست رشتہ ہو گیا ہے
 اوس کو صاف کر لین۔ اور اصلاح وہ لوگ کرتے ہیں جو کسی استاد کے مقلد اور پیرو
 ہوتے ہیں اور قواعد و اصول کے متبع اور جو اس کے پابند نہیں ان کے ہاتھ سے
 زور و تسلیم میں جو کچھ برآمد ہو گیا وہی اچھا ہے قابل تحسین اور استاد ان پیشین نے
 باوجود برآمد پر پوری قدرت حاصل ہونے کے اپنے قطعات کو اصلاح سے مزین کیا ہے
 بلکہ نسخ میں چندان ضرورت اصلاح نہیں ہوتی اور کمال اور خوبی اصلاح میں یہ ہے
 کہ نامعلوم ہو اور غور سے بھی اصلاح متمیز نہ ہو (دیکھو قطعات حافظ و آغا و جواہر و رسم
 و عطار در رقم کے) طریقہ اوس کا یہ ہے کہ پہلے قطعہ وغیرہ حتی الامکان اصول قواعد و جمیع امور
 جو لوازمات سے ہیں ان کا خیال کر کے لکھے اور جہاں ڈھیلا ہاتھ مناسب ہو ڈھیلا کر دے
 جس قدر برآمد اچھی ہوگی اوسی قدر اصلاح کم کرنا پڑیگی اسی وجہ سے اول برآمد پر قادر ہونا
 چاہیے پھر اصلاح کی طرف جس کو بنانا بھی بولتے ہیں متوجہ ہونا ضرور ہے جب دیکھے کہ
 قطعہ کی برآمد اچھی ہے اور لائق اصلاح ہے اوس کو کسی قدر اول کے قلم بے ہو سے سے
 دو قلم کرے پھر اطراف حروف کو بذریعہ ناخن گیر کہ خوب تیز ہو صاف کرے اور جو اصول
 و قواعد سے باہر ہو گیا ہو اوس کو قاعدہ کے اندر لاوے۔ الغرض ہر نقصان کو بہت سلیقہ سے
 دفع کر کے کہ ناظر کو متمیز نہ ہو اور یا مزید اہل دار و صلی پر ممکن ہے پھر جب درست ہو جاوے
 دو چار روز گزرنے کے بعد کہ صلی سیاہی کو قبول اور جذب کر لے کسی دوسری صلی پر چو
 چار پانچ کاخذ کی صاف اور رو بنیائی گئی ہو جاوے اور جاشیہ و غری و جداول وغیرہ سے آراستہ
 کر لے اوس کو اصطلاح خوشنویسان میں پستہ کہتے ہیں۔ یا استاد ان پیشین کا طریقہ

طریقہ مشق نوشتہ گرفت قلم وغیرہ

طریقہ بھنے اور مشق کرنے کا یہ ہے کہ دھلی کو زیر مشق کے اوپر رکھیں (جو نرم اور صاف چمڑے کی بنائی جاتی ہے) اور سیاہی روان کہ دوات میں لبریز ہو بجانب راست رکھیں اور داتے گھٹنے کو اٹھا دیں اور بائیں کو ٹاویں اور قلم کو جو اچھے قلم تراش تیز سے بنا ہو بدستور معروف انگشتان دست راست کی چار انگلیوں سے اس کی گرفت کرے اور انگشت خنصر کو معین رکھے اور لکھنا شروع کریں اور اوتاد کی صلاح پیش نظر رکھیں اور قواعد و اصول پر خیال کر کے مشق کریں دیکھے لکھا دیکھے لکھتے دیکھے جس قدر سمجھ کے مشق کی جاوے گی اسی قدر جلدی حاصل ہوگا۔ شعر گرتومی خواہی کہ باشی خوش نویس ہمی نویس می نویں می نویں صورت مشق ہی ہم آگے دکھا دیں گے

نسخیاتی سیاہی غلیظہ

قیمتی اعلیٰ درجے کے نسخے لکھنا جس کے بنانے میں وقت ہو فضول ہے کیونکہ اس کے مصارف کا تحمل ہونا اس زمانہ میں دشوار ہے اور اس کا قدر دان ہر معاوضہ دینے والا مفتو پس اس کا لکھنا بھی بے سود چند نسخے جو کما بنا زیادہ مشکل نہیں ہیں اور عمدہ ہیں درج ذیل کتابیں

نسخہ سیاہی دودھ

اکاجل روغن اسی مازو ہے چار دلد ہیرا کیس صمغ عربی اول مازو کو جو کوب کر کے نیچے خام نیچے بریان کر کے آب روان یا آب دریا میں یک شبانہ روز تر رکھیں پھر جوش دیکر پانی اس کا لیوین بعد ہیرا کیس کو اسی پانی میں خوب حل کر لیوین او صمغ عربی یعنی گوند بول علیحدہ پانی میں تر کریں من بعد کا جل کو ایک ظرف آہنی میں ایک شادہ دھن ہو دستہ آہنی سے وہی آب نہ کو روزال ڈال کے خوب گھوٹیں چند روز

تک جب خوب دودہ حل ہو جاوے آب صغ کو قدرے قدرے ڈال کے خوب
گھوٹیں جب غلیظ ہو جاوے چھوٹی چھوٹی تکیاں بنا کر خشک کر لیوین اور کاہ میں لائیں
یہ سیاہی پختہ ہوگی اور گرد حروف ہالہ بھی پیدا کر لگی چند روز کے بعد

نسخہ سیاہی خام کہ شمول جزو دیگر پختہ شد

دودہ سیاہ صغ عربی پشکری - دودہ کو آب گوشت قدرے ڈال کے حل کرین اور
پشکری بھی اسی میں شامل کر دین جب خوب حل ہو جاوے ٹیکہ بنا لیوین اور صرف
میں لاوین اگر اوس کو پختہ کرنا چاہیں تو مازوے خاردار کو کسی تدا ب شیرین میں
مثل چھالیا کے تراش کے بھگو دین یک شبانہ روز کے بعد دکھین اگر رنگ سرخ بخوبی
آگیا ہو اور پانی پر جھلی پڑ گئی ہو پانی اوس کا لیکر اوس میں سیاہی مذکورہ تر کرین اور
ایک ماشہ طویا سے سبز باریک کر کے اوس میں شامل کر دین اور خوب حل کر کے
چھان کے کسی ظرف میں رکھیں اور صرف میں لائیں

سیاہی کات چکا دروغ

کات تیلیہ لیکر باریک تراش کے آب شیرین میں تر کرین دو سکر روز پانی اوس کا
لیکر ہینا تک پکاوین کہ غلیظ ہو جاوے اور درمیان بچانے کے سچی سیاہ باریک کی ہوئی اوس میں
جاوین جب لکھنے کے لائق ہو جاوے دوات شیشہ یا چینی میں رکھیں اور کا رتھریں میں لاوین

روشنائی کات چکا دروغ شمرنگ

سہلکچہ جو کہ کات سفید آملہ سیاہ اول آملہ سیاہ کو آب شیرین میں ایک شبانہ روز
تر رکھیں پھر اسی پانی میں کہ صاف ہو کات سفید ایک شبانہ روز تر کرین اور سہاگہ بھی

باریک کر کے ملا دین۔ پھر چھان کر دستہ آہنی سے ظرف آہنی میں سخت بلوغ کر کے
سایہ آفتاب میں رکھیں یہاں تک کہ قوام اوس کا درست لائق تحریر ہو جاوے پھر
چھان کر کسی ظرف شیشہ یا چینی میں رکھ لیں اور لکھیں نہایت چمکدار سیاہی ہوگی

نسخہ روشنائی شہری قابل دیدوران با آفتاب

کات سفید سخی سیاہ زعفران شہر عمدہ ٹکیہ ہماور لاکھ میل سب اجڑا کو اول
باریک کر کے آب دریا میں دو روز تک تر رکھیں پھر بخوبی جو ش دین کہ قوام اوس کا
لائق تحریر ہو جاوے بعدہ ظرف چینی میں رکھ لیں اور استعمال میں لایں

نسخہ روشنائی زرد نہایت خوش رنگ

ہر تال عصارہ ریوند ہر دو کو صمغ عربی کے پانی میں سخت بلوغ کریں جب باریک
ہو جاوے احتیاط سے رکھیں بوقت حاجت کام میں لایں

روشنائی سرخ نہایت تیز

گولی ہماور سرخ لیکر پانی میں تمام روز تر کر کے رنگ اوس کا لیکر گوند بول ملا کر کام میں لایں

نسخہ شہر فوان خوش رنگ

شہر عمدہ لیکر گوند کے پانی میں چند روز سخت کریں اور پانی اوسین ڈال کے کھل کو تر چھا
ر کے رکھ دیا کریں جب پانی زرد ہو جایا کرے بدن یا کریں پھر آب لیون کا غشی شامل کر کے سخت
رین جب غل ہو جاوے اور زردی بذریعہ آب نفع ہو جاوے خشک کر کے کھین بوقت
حاجت کام میں لایں اگر گوند کم ہو گیا ہو اور ملا لیں۔ بعضے آب کیلہ بھی ملا تے ہیں۔

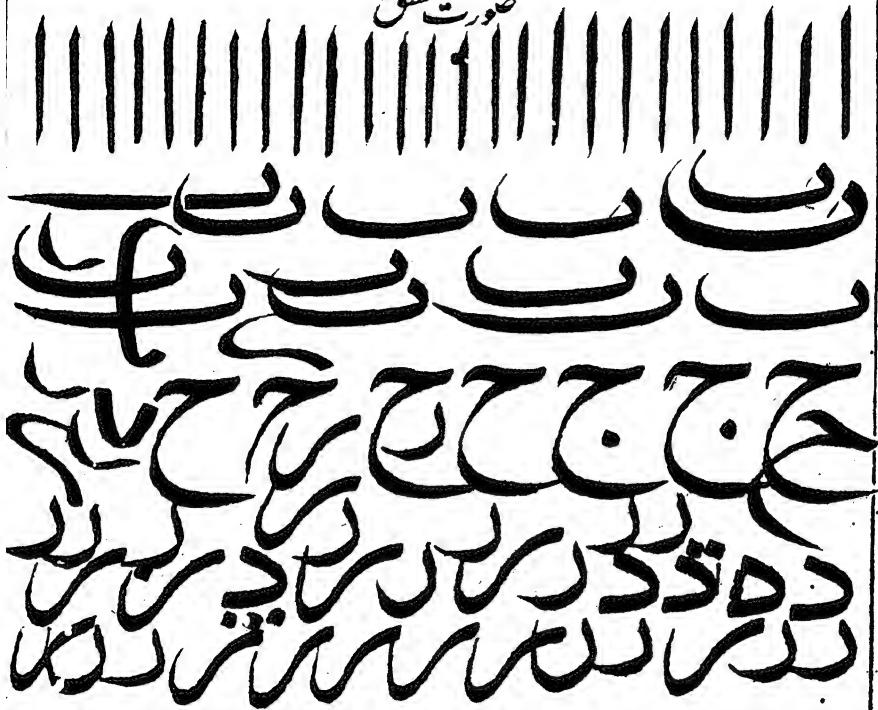
روشنائی سبز

نیل انگیزی سفیدہ کاشغری زعفران خالص شیخرف آب گوند بول میں سخن
کر کے کام میں لاوین نہایت تیز خوش رنگ ہوگی نسخہ دیگر روشنائی سبز
لکھیا سفید شورہ قلمی طوطیا سے سبز اول شورہ کو بریان کر کے ہر دو اجزائے دیگر
کو باریک کر کے اوس میں شامل کر دین اور آتش نرم پر پکاوین کہ لالوں تحریر ہو جائے۔



طریقہ مشق





اوستا کی اصلاح سامنے رکھ کے اور قواعد و اصول پر نظر کر کے اس طرح مشق کرے اور ایک حرف کا
نقصان دو سو حرف میں دفع کرتا جاوے ایک ایک حرف یا ایک ایک لفظ کی مشق کرے جاوے
ہاتھ قادر ہو جاوے دو سو کو بکثرت لکھیں اس طرح تمام حروف یا الفاظ کو پھر کرین یہیں بھی اوستا کی اصلاح
کا مطالعہ کیا جاتا ہے بعد ازاں جس باریکی مشق مفید ہوتی ہی گر تو مخوجی شیخی شنیون نیونیون نیونیون

صورت مشق



تقریف نقطہ مع اصول

نقطہ نام ہے ایک صفر کا اور اوس کی دو صورتیں ہیں ایک صورت کا نام کبیر ہے اور دوسری کا نام صغیر ہے۔ مستطیل الاضلاع کو کبیر کہتے ہیں اور غیر مستطیل الاضلاع کو صغیر بولتے ہیں۔ خط نسخ میں کبیر کا استعمال زیادہ ہوتا ہے اور خط نستعلیق میں ہر دو استعمال کیے جاتے ہیں۔ صورت کبیر یہ ہے  اور صورت صغیر یہ ہے 

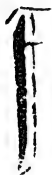
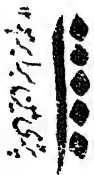
نسخ میں جن حرفوں پر تین نقطے ہوتے ہیں وہاں دو نقطے کبیر علیہ علیہ دیکر ایک نقطہ اوسی قسم کا اولن دو کے اوپر دیتے ہیں اس طرح  بخلاف نستعلیق کے کہ اولن دو نقطہ صغیر پیچیدہ دیکر اوپر ایک نقطہ دیتے ہیں اس طرح  عربی خط میں نقاط پیچیدہ دینا ممنوع ہے اور نقطہ صغیر کا بھی لکھنا خلاف ہے۔ نستعلیق میں حرف نون کے وائرہ کے وسط میں  اور نسخ میں ائرہ کے اوپر نقطہ ہوتا ہے اس طور سے  من

اصول الف



الف طو لا پانچ نقطے کا اور دبازت برابر قلم حسب انطباق محرف یعنی انسی سے انسی تک اور وحشی سے وحشی تک برابر پڑی ہو اور انسی اور وحشی کی صفت قلم کی تراش میں اوپر گزری چکی ہے اور رخ اوس کا بلکہ جملہ حروف مفرد و مرکب کا مائل بہ بیار ہوتا ہے۔ اور بجانب یمن پرچم بعض اساتذہ لگا دیتے ہیں۔



آغاز الف میں لاگ قلم کی بجانب یسار اور انتہا میں بطرف یمن نمایان ہوتی ہے۔

صورت مع بیامیش یہ ہے



اصول با

اشکال بے کے چارہین اور ہر ایک علیحدہ اسم سے موسوم ہے۔ اول باے طویل نیم دائرہ طولا پانچ قط بعد نقطہ صادی کے اور نقطہ صادی وہ ہے جس کو اول دیکر بے لکھتے ہیں اور اوس سے صاد کا سر پیدا ہوتا ہے۔ اور فاصلہ درمیان نقطہ ضمای و کشش زیرین ایک قط اور اخیر کی بلندی دو قط خمیدہ بصورت نیم دائرہ دلوئی ہو اور یہی صورت بکثرت لکھی جاتی ہے۔  دوسری باے طویل یہ بتوسیع و گنجائش مقام لکھی جاتی ہے طولا نو نقطہ اور زیادہ و کمی بر عقل سلیم کا تب حسب موقع و محل اور عمق ہر دو یک قط نوک اخیر کی قط بلند پیمائش زیرین سے۔ اس صورت پر 

تیسری باے قصیر یہ کم از کم تین نقطہ بعد نقطہ صادی کے ہوتی ہے یہ صورت بحالت تنگی مقام استعمال ہوتی ہے  چوتھی باے بے اس کا استعمال شاذ و نادر کیا جاتا ہے مگر استادانِ پیشین کی تحریر میں دیکھی گئی ہے اور متاخرین نے بدنام سمجھ کر ترک کر دیا ہے اسی کو باے بے اس کہتے ہیں اس کا بھی اخیر دو مثل باے نیم دائرہ ہو۔ بہ پیمائش زیرین اخیر سے اول و سکا ایک قط بلند ہوتا شکل اس کی یہ 

اصول جیم

جیم دو شکل کا ہے ایک گنڈلی دار سر کا دوسرا بلا گنڈلی کا۔ سر جیم چار قط آغاز اوس کا جانب یسار سے نوک دار۔ اختتام اوس کا جانب یئین پر مکمل قلم سے یسار سے یئین قدرے بلند درمیان سر کچھ خالی۔ صورت اوس کی بصورت ناخن پلنگ و شیر اسی نام سے وہ مسمیٰ ہے اور بعض مقام پر اساتذہ نے بجانب یسار بجائے نوک نقطہ سرت



دیکر مثل کندلی کے سرجم کا آغاز کیا ہے بدین صورت
اور اصول اوس کے دائرے کا یہ ہے کہ نصف سر
بند کرے اور نصف اخیر کا کشادہ رکھ کے ایک کشش

خمیدہ بمقدار تین قط نکالے ایسی کہ نوک سرجم سے متجاوز نہ ہو خمیدگی اوس کی ایک
قط سے کم ہو پھر دو قط کی مروڑ مثل اخیر بائے نیم دائرہ دیکر
کشش دائرہ کی پورے قلم سے جس کا اخیر نوک دار اور سرجم
سے یک قط زیادہ ہو بناوے اس طرح کہ نقطہ صادی نوک پر لگانے
سے صورت بائے نیم دائرہ پیدا ہو جاوے۔ دیکھو اوسکی صورت کو

ج

اصول دال

دال کی اول کشش محرف دو قط و کشش زیرین راست تین قط فصل میان ہر دو
کشش دو قط مبدا اوس کا محرف اور نہتا راست شکل مجموعی اوسکی بصورت چلیپا ل
اول کشش کے اخیر سے اگر نقطہ صادی لگائیں اور کشش زیرین کے برابر سے
صورت باقائم کریں تو بائے نیم دائرہ پیدا ہو جاوے بدین ہیئت
اور سردال سے دوسری ال معکوس پیدا ہوتی ہے صورت یہ

د



اصول را

صورت را بسہ اشکال ہے اول راے نیم دائرہ جس کا دامن اخیر کو لگانے سے پورا
دائرہ نون ہو جاوے کشش بالا دو قط کسی قدر خمیدہ اور کشش
زیرین تین قط ایسی کہ دامن نون لگانے سے دائرہ ہو جاوے اس طرح
دوسری راے کہنی دار جس کی کشش اہل مثل سر صا دو قط پھر کشش زیرین دو قط


ن

پھر کہنی جس کی بیاض ایک نقطہ اور شیب پورے حروف کا تین قط پھر نرم ہاتھ سے
نوک برابر کشش اول لکھے اور مرد سر اس طرح دیوے کہ دوسری ای معکوس نظر ہو۔ اس طرح

ص س م

تیسری اسے مدور کشش اول دو قطر مانند الف نوکشش
زیرین ایک نقطہ نیچے کر کے دائرہ نامعکوس قلم سے لکھیں بابرہیت  
دائرہ اس کا چپٹا دو قطر کا ہوتا ہے نوک اخیر کشش اول سے نصف قطر کم۔

اصول سین

سین مجملہ اور مملہ کی صورت ایک ہے ہر دو دندانہ برابر ہوتے ہیں مثل دندانہ شانہ
پہلے استاد قلم سے اول ایک قطر قلم راست سے اوس کا سر لکھے ایک راست قطر دیگر
اول دندانہ ایک قطر گہرا معکوس قلم کر کے قائم کرے۔ پھر دندانہ دیگر بھی اسی طرح ثبت
کرے پھر ایک نقطہ گردن لکھ کر تین قطر کا طولاً و عرضاً دائرہ 
قائم کرے اسکو دائرہ دلوی و دائرہ بصری کہتے ہیں اسکی صورت یہ ہے

اور طریقہ دائرہ قوسی کا یہ ہے کہ بعد دندانہ سین ایک قطر گردن قائم کر کے دو قطر کے
عمق کا دائرہ جس کے ہر دو گوشہ برابر بصورت چلہ کمان ہوں لکھے طولاً نو قطر کا او

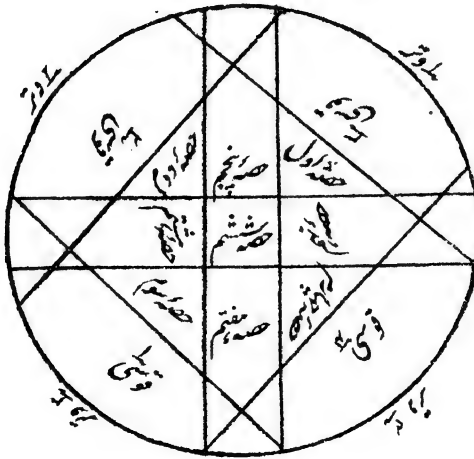


پیمائش زیرین سے ہر دو گوشہ دو دو قطر نیچا ہو
اور اسکو دائرہ قوسی اور دائرہ ہلالی کہتے ہیں صورت اسکی یہ ہے

اور قاعدہ دائرہ قوسی کا یہ ہے کہ ایک دائرہ مدور کو چار و تر پر اس طرح تقسیم کریں کہ
سطح دائرہ کے نو حصے ہو جاویں۔ پس لابی اس صورت منقسمہ میں چار دائرہ قوسی
اوس دائرہ مدور سے نمایان ہو جاویں گے اور بلندی ہر دو گوشے کی یہ پیمائش زیرین دو قطر

ہوتی ہے جیسا کہ اس دائرہ سے بخوبی فہم میں آجا دیکھو دائرہ مع تقسیم چاروں طرف اور وسط دائرہ

صورت دائرہ



اصول صاد

سرصاد تین قط کشش زیرین مع بلندی اخیر چار قط یعنی اخیر ایک قط کشش زیرین سے بلند لوچ دا رخیدہ مثال خمیدگی وسط دائرہ نون کہ اگر دو قط بلندی میں ویسا

کر دین تو دائرہ دلوئی ظاہر ہو جاوے۔

اور سفیدی اندرون سرصاد ایک قط مانند

تخم خرپڑہ - دیکھو صورت اوس کی -

اصول

اور دوسری جانب ہے بھی
سرصاد ہو یہ اچھا ہے۔

اصول ط

اصول صاد کے سر اور طوک کے سر کا ایک ہے فرق اسی قدر ہے کہ انتہائے سر صاد


ایک قط نیچے سے اونچا اور سر طوک کا انتہا ایک قط الف سے باہر راست اور کشش بالا

کی مڑوڑ اس طرح ہو کہ ان طرف معکوس سر پید ہوں یہی قاعدہ صابر کا ہے بعض استادوں

۴۲
 اپنے مفرد میں مبتدی کے لحاظ سے صرف ایک طو منفرد لکھی ہے اور بعض نے اول طو
 کی کشش زیرین مددار اور پرواڑہ قوسی صاد کے قائم کر کے دوسری طو بھی اسی کشش
 میں لکھی ہے یہ گویا تعلیم ہے مبتدی کو کہ دوائر قوسی کو خالی نہ چھوڑو ہر قوسی کو کسی
 حرف کی مد سے یا اور حروف سے پُر کر دیا کرو تاکہ حسین رہے اور اس کے بھی دو طریقے
 ہیں ایک یہ کہ طو کی کشش زیرین کو طویل کر کے اسی پر دوسری طو قائم کر دے اس
 حالت میں دونوں کے الف برابر پانچ پانچ نقطوں کے ہونگے اور درمیان ہر دو طو کے
 فاصلہ چار نقطہ سے کم نہ ہوگا اور الف کل اشکال میں ایک قضاخیر کا چھوڑ کے لگایا جاتا
 ہے دوسرے یہ کہ آخر کشش زیرین کا مد ایک قضا فراز کر کے اوس پر دیگر طو کو قائم کرے
 اور ایک قضا الف طاسے کشش کو جس سے طو دکھائی گئی ہے باہر نکالے اس شکل میں
 پہلا الف طاسے اول کا پانچ قضا اور دوسری طو کا الف چار نقطہ ہوگا اس لیے کہ

طریط

ضبط



اصول عین

سر عین مانند ہلال دو قطب دامن اوس کا سر سے ایک قطب باہر برآمد رہے اور اوسکی گردش سے
سر را نمایان ہو۔ اور فصل کشش سر عین کشش زمین سر عین یعنی بیاض کلمہ ایک قطے (دیکھو شکل)

اصول ف

مروڑ سرفاد و قطا اور مروڑ زیرین جانب میں سے جو بطور کلاہ قائم کی جاتی ہے وہ قوط
مروڑ دار اور سرفانہ بالکل گول ہوتا ہے اور نہ چبیا قوط قلم ہر دو مروڑ سے نمایاں رہتا ہے یعنی نظر سے
لاگ قلم کی ادھاک کر کے صورت اس کی ذہن نشین کرو گول سر کا بنانا اور سفیدی بیان فاو قاف
ظاہر ہونا دلیل ہے عدم قدرت حصول پر



اصول قاف

سرفاق مانند سرفا ہے حالت کشش اگر گہ گردن ایک قوط یا ضائرہ چار قوط آتسرفا ناک
اخیر دو قوط یا ضائرہ اور دائرہ قوسی میں ہی قاعدہ جو اوپر گدڑ چکا ہے ملحوظ خاطر رکھو۔ اس کی صورت یہ ہے



کاف کے تین اشکال اساتذہ نے اختیار کیے ہیں ایک الف کاف ملصق بہ بابے بے
راس الف کاف پانچ قوط اس سے چار نقطے کی بابے مذکور چسپیدہ ہو اور کاف سطح
بہ سنان قلم بناوینا دستور ہے بدین شکل

اور کشش زیرین راست کم از کم تین قوط

اور حسب موقع و محل و حسب گنجائش مقام رائے خوشنویس پر ہے درازی کشش
زیرین کی اور کاف سطح قاعدہ اس کا یہ ہے کہ اول سراوس کا تین قوط خمیدہ
مثل فتحہ لکھے پھر ایک نقطہ اس کی مروڑ مانند کلمہ عین نمایاں کر کے ایک کشش معکوس
مثل بابے طرز کاف سے چار نقطہ زیرین سر نمایاں کرے۔ اور سر بابے دراز فم کاف
پر لگانے سے پوری بابے معکوس ظاہر ہو اور فضل درمیان سر اور کشش معکوس دو نقطہ

اور کشمش اخیر سرکاف سے تین قط باہر ہو
 اور بعض مواقع پر تین قط سے زیادہ بھی لکھتے ہیں
 اور کشمش زیرین مثل باء دراز ہوئی تہی اور غیر
 کاف سطح کے درمیان میں قلم کی نوک سے کاف سطح یا رائے کنسی دار بنا تا دتورا و تاوان سابقین سے

کے

اصول لام

لام مفرد کے الف کی درازی پانچ قط مائل بجانب بسیار اور گدازگی مثل
 الف کے کہ مبداء اوس کا بجانب بسیار اور فتناء و سکا بطرف بین سلطان کھٹا ہی بڑھو

اصول میم

میم مفرد کے اشکال او تادان سلف نے چند نوع پر ایجاد کیے ہیں اصول اوس کا یہ ہے
 کہ آغاز میم ایک قط معکوس قلم سے اور کلاہ میم یعنی سر میم دو قط دور اس کا ہر دو طرف
 سے دو دو قط مانند معکوس دندانہ سین فاصلہ درمیان حلقہ
 پون قط کشمش زیرین تین قط دو قط تا سر میم و یکے کے و ن سر
 باتصال امن لام کا دائرہ ظاہر ہو۔ دنبالہ میم درمیان سے
 خمیدہ بطرف بین بمقدار پاؤ قط درازی دنبالہ پانچ قط مثل دم اس پر بریں ہو

اسی دنبالہ دار میم کی دوسری شکل یہ ہے کہ اول سنان قلم سے ایک قط قائم کر کے نشیب
 میں پورا قلم لگا کر ایک گنڈی بناوے اور اوس قلم سے کشمش
 ادبھری ہوئی دو قط کی نگھے ایک خط لپیٹ سر میم میں آجائے اور ایک قط باہر ہے
 کہ سنان قلم سے جو لکیر اول قائم ہو چکی ہے وہ پوشیدہ نہ ہونے پاوے بدین ہیئت

تیسری میم اور چوتھی میم کا اصول یہ ہے کہ پہلے سر میم مانند دندان سین معکوس بن کر کشش زیرین دو قطر لکھے بعدہ نوک اخیر کشش زیرین سے برابر دو موجوں پر درمیان کشش سے ترچھے قلم کو چسپیدہ کر کے تین قطر کی پھیک جس کے میدا سے ایک قطر اور منہتا پر نوک ظاہر ہو قائم کر دے جس کی کشش زیرین سر میم سے پیمائش میں نوک



ایک قطعی اور نزول بغض دو قطعی ہو جاوے اور

پھیک بجانب یسا قلم سے برآمد کی جاوے باین صورت
پانچویں میم کا اصول یہ ہے کہ ایک کشش دو نقطہ مائل بنشیں بائیں پھر دوسری کشش نیچے سے بالا لیجاوے کہ کشش اول کچھ دب جائے پھر قلم کو سیدھا کر کے دو نقطے مثل شکل اول قائم کر کے دنبالہ مثل اسی کے لگا دیوے اس طرح اخیر کو قدر سفیدی بھی مائل ہر دو کشش ہونا چاہئے۔



اصول نون

الف نون دو قطر مائل بجانب یسا کشش زیرین تین قطر عمق پون قطر دامن دو قطر دائرہ عرضاً و طولاً ستہ قطر حسبے ستور مذکور دامن نون پر سر میم لگانے سے نصفے نبالہ میم پیدا ہو جاوے اس طرح (ن) (ن) اگر دائرہ لکھیں ہلالی تو موافق قاعدہ مذکور لکھیں۔



اصول واو

سروا مثل سروا دو قاف ہے اس کے مین سے دامن اسکا دو قطر مثل رائے نیم دائرہ قائم کر دین بعد ایک قطر گردن کے اس طرح (و) اور اگر واو در لکھیں تو سروا سے تین قطر نیچا کر کے دامن بنائیں دائرہ کا شکم نیم دو قطر اور فضل درمیان سروا و نوک ان کے بھی دو قطر (و) (و)



یا اس صورت کو **ه** مفردات میں حروف مفرد کا لانا مناسب تھا مگر مانند
 مصلحت بعض حروف مرکب کو بھی مفرد میں داخل کر دیا ہے واسطے سہولت بندی کے مختلف
 صورتیں دجینی ہا کی نظر نہت و ملاحظہ شائقین صبح ذیل کیے **همه**
 دیتے ہیں **همه همه همه همه**
 یہ کل اشکال نکھنا بغیر الصاق حرف دیگر خواہ اول خواہ آخر ہو غیر ممکن اور تمامی مفردات
 پر پوری دست گاہ مشق سے ہو سکتی ہے ہائے شوشہ دار کے نیچے پیش معکوس مروڑ دیکر
 لگانا واسطے امتیاز ہا و با کے دستور ہے۔

اصول لام الف

یہ حرف بھی مرکب ہے لام سے اور الف سے داخل کرنا اس کا مفردات میں بہ تقلید
 اسانہ ہے اور خالی فائدہ سے بھی نہیں اور اشکال اس کی مختلف ہیں بعض اشکال
 بدون پیوستگی کسی حرف کے نازیبا اور غیر تحسن سمجھے جاتے ہیں اصول پہلی صورت کا جو
 مفردا اور مرکبا بکثرت مستعمل ہے سمجھو کشش سیاری کہ آغاز ادوی طرف سے ہے پانچ قط
 شل کاف کی کشش کے اور زیر کشش مانند ہائے حلقہ دار بہ نشیب یک قط کشش
 یعنی بہ چسپیدگی قلم لاگ قلم کی نمایان ہو گا و دم جس کے اخیر سنان قلم ظاہر ہو کشش
 معکوس بجائے الف ہے کشش سیاری سے ایک قط زائد **کشش سیاری**
 گو کشش سیاری مشابہ لام کے ہے یہ ہر دو ملکر لام الف ہو گیا صورت مع پائش دیکھو **کشش سیاری**
 فاصلہ در میان ہر دو کشش پانچ قط اور بعض نے چھ قط بھی جائز رکھا ہے کشش سیاری سے
 کاف سے برآمد ہو **کشش**
 دوسری صورت یہ کہ کشش سیاری بہ چسپیدگی قلم
 پانچ قط و باز یک قط **کشش** پانچ راست تین قط کشش یعنی جو اخیر سے

خمیدہ اوئی ہے اور کشش بائیں کے منتہا پر وصل ہے تا راست بصورت الف چار قط
 و خمیدگی دو قط فصل در میان ہر دو کشش تین قط بدین شکل
 یہ صورت بھی بغیر وصل کسی حرف کے مفرداً زیادہ تر متعل ہے
 تیسری شکل کا قاعدہ یہ ہے کہ الف راست چار قط کشش

لا لا

زیرین خمیدہ مانند دامن و او یا راے نیم دائرہ تین قط کشش بیاری خمیدہ کہ منتہا پر نوک
 ہو چار قط فصل بائیں الف و کشش بیاری تین قط
 خمیدگی کشش زیرین دو قط اگر ابتدا الف کے خط
 راست کہ چھین تو فاصلہ نان منتہاے الف خط تک دو قط
 یہ صورت بلا الصاق حرف دیگر قلیل الاستعمال ہے اور جب تک اول کسی حرف مناسب
 کو حروف تہجی سے نہ وصل کریں گے غیر سخن شمار کی جاوے گی۔

لا لا

اصول ہمزہ

شکل ہمزہ بقاعدہ صرف ایک صورت پر نہیں لگاہے بصورت الف گاہے بصورت یا
 گاہے بصورت وا و جیسے سَالْ بَانِعْ هُوَلَاءِ مگر ان سب اشکال میں اصل
 ہمزہ کی صورت بھی برسم خط قرآنی بنا دیتے ہیں نشان قلم سے شکل سرعین بنانا ہی صورت
 ہمزہ ہے سر دو قط کلمہ دو قط کشش زیرین دو قط مائل نشیب نیم قط بدین شکل (ع) ۶

اصول یای مدوّر

حرف یا کی مفرد میں دو صورتیں ہیں ایک کو یائے مدوّر دوسری کو یائے معکوس
 کہتے ہیں مدوّر بھی دو قسم ہے ایک بدائرہ دلوئی جس کو بصری بھی کہتے ہیں دوسری
 بدائرہ قوسی جس کو ہلالی بھی بولتے ہیں طرہ یاد دو قط و نوک طرہ مائل بجانب زیرین یک قط

جگہ یعنی کشش زیرین طرہ دو قطا مل بہ جمیدگی گردن بتائید قلم ایک قطہ بھی ایسی ہو کہ باتصال الف کاف الف ہو یا جو جائے ان: **مختصر علیٰ تہذیب**
 اوسکا مانند دہن بخمیدگی با مل نشیب یک قطہ اس طرح: **مختصر علیٰ تہذیب**
 بیاض میان کجک و گردن یک قطہ و فضل از کشش زیرین طرہ تا اخیر سنان دہن دو قطہ۔

اصول یای معکوس

یای معکوس کا اصول یہ ہے کشش اول بقلم معکوس دو قطہ کشش ثانی راجع بہ غیب
 ایک قطہ فاصلہ میان ہر دو کشش ایک قطہ کشش ثالث با مل بجانب یسارین قطہ مانند
 سر کاف معکوسی و درشل کلمہ عین۔ طو کشش زیرین بقلم معکوس نو قطہ و زیادتی حسب موقع و
 گنجائش برائے خوشنویس کہ وصل با مل طویل سے کاف سطح نمایان ہو صورت اوس کی
 مع پیمائش نقاط ایسے

کے

بیان رخ فسر

تمام ہوئے قواعد صرف مفرد کے اور شروع کیے جاتے ہیں اصول مفردات کے
 چونکہ قبل مرکبات کے رخ اور بے رخ کا سمجھنا جزو اعظم خوشنویسی ہے اور قطعہ نویسی میں
 اوس کی حاجت بہت ہی پڑتی ہے لہذا بہ کمال اختصار اوس کی تعریف و شناخت
 ہم اس جگہ لکھتے ہیں مخفی نہ رہے کہ اساتذہ نے کوئی قاعدہ اور اصول رخ کی نسبت
 نہیں قائم کیا صرف اصلاح کے وقت اگر کوئی حرف بے رخ نظر آتا تو اوس کو تہلا دیتے
 چونکہ یہ فہمی امر متعلق بہ نگاہ ہے شاگرد کو بھی حاجت دریافت کی اوستا و سے نہ پڑتی
 نگاہ صحیح اور عقل سلیم اوس کی تعلیم کو کافی ہوتی اب نہ اوس طرح کا شوق ہے اور نہ

و ایسا مہم کہ اوس کی طرف کچھ توجہ کریں بدین خیال اوس کا قلمبند کرنا انسب نظر
آیا دیکھو کہ رخ نام ہے ایک سمت کا اور سمت کہتے ہیں طرف کو پس استاد ان خطاط
نے حروف کے رخ کی یعنی موئے کی چار سمتیں قرار دی ہیں بہن و تیار و مستقیم و
واقفادہ۔ خط فتح میں یعنی رخ بعض حروف میں ہوتا ہے اور رخ یاری سے
زیادہ کام پڑتا ہے۔ اور ایسے ہی راست میں یاری کو ترچھا مائل بہ یاری کہتے ہیں
اور یعنی کو ترچھا مائل بہ یمن بھی کہتے ہیں اور راست کو مستقیم اور سیدھا اور کھڑا رخ
بولتے ہیں اور افتادہ کو پڑا کہتے ہیں اور جن حروف کو کشش سے لکھتے ہیں جیسے یا
مکوس اور فاو کاف بہر قصیر یا بہر طویل اور اوس کے سوا بھی اوس کو کشش اور
سے تعبیر کریں گے یا افتادہ حروف یا پڑے حروف کہیں گے البتہ بعض حروف کی
تمامی سے رخ بھی ثابت ہوتا ہے۔ جیسے ان حروف سے

فتح
مکوس
یا
یاری

کے

میں

اب ہم اس شعر عربی سے حروف کا رخ خطوط کے ذریعے سے بتلاتے ہیں غور سے
دیکھو اور سمجھو

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

تشیخ و تدوین

۱۳۵۵

19

13

מחזור

ادبیاتی

۱۱۱

11-2

الجبلی

الانذار

519

کشتن در طوبی

١٢

۱۰۰

مجلس

一

1

اصول مرکبات و اشکال حرف مع تسمیہ باسم مخصوص و غیر

اصول الف مرکب

الف جب اپنے ماقبل سے وصل ہو اوس کو الف موصول کہتے ہیں شکل تحریر اوس کی یہ ہے **اَ تَقِيًا اَنْبِيَا اُولِيَا** اخیر الف میں یہ قلم معکوس نوک نمایان کردینا طریق اساتذہ ہے اور اوس کا کوئی قاعدہ

معین نہیں مختلف طور سے ایک گردش قلم ہے صورت اوکی یہ ہے **بَا تَا ثَا**

اصول بائی مرکب

اگر بعد حرف بے کے الف یا دال یا کاف یا لام یا ہا سے ہوز یا اے تھانی یا فایا قاف وغیرہ پیوستہ ہو تو اوس بے کو ان اشکال سے لکھیں گے **بَا بَد بَکْ**

بَکْ بِلْ بِلْ بِلْ بِلْ بِلْ بِلْ اور اگر بعد اوس کے جیم یا

میم یا نون وغیرہ ہو تو اس صورت سے لکھو **بِجْ بَمْ بِنْ** اشکال اور جو زنگ

میں مختلف ہر حرف کے ہیں جس جوڑ کو چاہیں اختصار کریں یہاں ایک جوڑ بنایا گیا

ہے اور صورتیں مختلف استادوں کی تحریریں رکھنے سے آورتبانی سے معلوم

ہو سکتی ہیں مگر مقبول اور تحسن اور خوش نما جوڑ کے لکھنے کی فکر رکھیں اور مردود اور

متروک و نامقبول کو بلا ضرورت نہ تحریر کریں اگرچہ وہ صحیح اور درست ہو۔

اصول جیم

جیم کو استادان سلف نے چند اشکال سے اپنی تحریر میں استعمال کیا ہے اور ہر

صورت اسوہوم ہے باسم مخصوص جس کی تحریر اس مختصر میں بنطہ طوالت دشوار ہے
خلاصہ یہ کہ جب جیم سے حرف ت س ص ط ق م ن ف ق و ج تی
خواہ بدائرہ دوی ہو یا قوسی یا بد معکوسی یا لا خواہ لطفہ ہو خواہ محلو قہ خواہ دو جشی
پیوستہ ہوگی یا خود جیم مدداریا کشش بہ شائبہ مد یا کشش زیرین مائل بہ شیب ہو تو دین
جیم کشادہ ہوگا و کھواشکال ذیل کو غور سے

جَبْ جَرْ جَسْ جِصْ جِطْ جِمْ جِنْ
جَفْ جَحْ جُجْ جِجْ جِيْ جِيْ
جَهْ جَهْ جِهْ جِهْ جِهْ

اور اگر جیم سے لمبے مفرد بلا مد - یا پورا الف یا کچھ بھی حصہ الف سے اوس میں شامل ہو یا حرف کاٹ وغیرہ پیوستہ ہو تو دین جیم بند کریں گے بدین اشکال جہ
جَدْ جَلْ جُلْ جِلْ ایسی جیم کو سینہ دار کہتے ہیں یہ دوسری قسم تھی جیم کی
میسری جیم چھاتی ہے اگرچہ یہ صورت مخصوص بہ خط ثلث ہے مگر نسخا خان قدیم نے
بنفروش نکائی نسخ میں بھی استعمال کیا ہے اگرچہ یہ شکل قلیل الاستعمال ہے مگر
بموقع محل لکھ دینا جائز ہے دیکھو قاضی برادر زادہ کے نوشتے اور اون سے پہلے
استادوں کی تحریریں اور یہ صورت بحالت پوشگی آئے کہنی دریا مذکور یا نیم دائرہ
یا دوپٹی پایاے تختانیہ کسی قسم کی ہو لکھتے ہیں اوس کی اشکال یہ ہیں جرْ
جرْ جرْ بحرِ جَہْ جُہْ جِہْ جِہْ

اصول وال

دال کی مرکب میں تین صورتیں ہیں ایک ڈال مدور اس طرح

ذال نقطہ اس طور سے جکہ تیسری دال ہنائی یعنی چھٹی پھیلی ہوئی کاس
صورت سے فدیہ اصول را

راے مرکب کے اشکال بھی مثل راے مفرد ہیں جب قبل را کے کوئی حرف حرف
ذیل سے پیوند ہو یعنی ج ف ق ک ل م ن یا ہ وغیرہ تو سے کو ان صورتوں سے تحریر کریں گے
ج ز ف ز ق ز ک ز ل ز م ز ن ز
ز ن ز ہ ز م ز ا و جب اوس کے آخر ہائے ہوز یا و او وغیرہ ہو تو اسکو سطح لکھیں گے

سین اور صا د اور طو کی صورتیں مرکب میں بھی مثل مفرد ہیں سین اور صا د کا ایک
شوشہ حد فاصلہ کا قائم کر کے ایک قضا کے فوق سے دو سحر حرفت میں پیوستہ
کر دین اور طو کو بلا شوشہ کشش نیرین دراز کر کے ملا دین س ص صس طس

اصول عین

عین مرکب میں بچند اشکال لکھا جاتا ہے ایک بصورت فعلی ہوتا ہے جبکہ عین سے
الف یا کچھ حصہ الف کا اوس میں وصل ہوا اور چونکہ یہ صورت مشابہ بہ فعل اس لیے
اس وجہ سے اوس کو فعلی کہتے ہیں بدین شکل ع ا ع د دو سحر عین صا د غی
یہ صورت اس وقت لکھی جاتی ہے جب عین سے ج یا ز یا ت یا ص یا ط
یا ت یا ع یا ف یا ق یا ک یا م یا شابہ میا ل یا م یا ن یا و یا ہ
کسی ستم کی یا تی بائزہ دلوی یا قوسی یا معکوسی وغیرہ پیوستہ ہوا اوس کو اس طرح

لکھیں گے اور اس کو عین صادی کہیں گے بدین وجہ کہ اس سے سہنا نمایاں ہوتا

عِزِّ عِزِّ عِصْ عِطْعِ عِ
بَعْفُ عَقْ عَكْ عَكْ عَكْ

عِلْ عِمْرُ عِنْ عَوْعَ عِ
عَهْ عَهْ عِ عِ عِ

تیسری قسم عین کی فم الاسد ہے وہ قریب بشکل فعلی ہے مشابہ بدمان شیر امر یہ صورت بعد الف کے اساتذہ نے اپنا زور قلم دکھانے کو لکھی ہوئی سطح

چوتھی فم گربہ ہے یہ صورت قریب بعین صادی ہے اور **يَا كَلِي يَا كَلِي** فم الاسد سے اخیر میں متفاوت ہو گئی ہے اس میں کلمہ عین کی کشش زیرین میں قلم چسپیدہ ہے اور اوپر میں نان قلم نمایاں ہے۔ دیکھو ان الفاظ کو **يَا كَلِي يَا كَلِي** پانچویں قسم عین کی مودی ہے یہ جب لکھا جاوے گا جب اس کے اول و آخر کوئی حرف وصل ہو بدین صورت اور اس کے سوا اور بھی اشکال ہیں دیکھو اساتذہ کی تحریریں۔ **مَغْفَرَتٌ مُعْتَبَرٌ**

اصول فاوقاف

فاوقاف مرکب میں بھی بصورت مفرد ہوتا ہے اور صورت دونوں کی ایک ہی ہے صرف نقاط کا فرق ہے جیسے سین و شین و صاد و ضاد و طو و ظو عین غین میں شکل واحد نقاط کا تفاوت ہے جبکہ لفظ کا اول حرف نے ہو تو اس کا مثل مفرد کی ہوگا اور اگر در میان میں ہوگا تو اس کو حلقہ ارکھینگے دونوں کی صورتیں ایک ہی ہیں دیکھو جیسے **فَقِيرٌ**

اور سفیدی حلقہ مانند خم خمریزہ ہو اور فاصلہ اوسکے ماقبل اور مابعد کے حرف کا ایک ایک
 قسط سے کم نہ ہو اور موقع محل دیکھ کر جس قدر **حَقِیر و فَقِیر**
 مناسب ہو فاصلہ زیادہ کریں اس طرح
حَقِیر و فَقِیر بلندی کشش زیرین تاکلاہ ہر دو جانب سے
 دو دو قط اور پٹائی کلاہ بھی دو قط دیکھو اسکی پیمائش **فَقِیر حَقِیر**
 قسط ۲ قسط ۳

اصول کاف

ایک کاف دالی ہے کہ اوسکے سر سے صورت دال نمایاں ہو سطح **کَا کَا کَا کَا**
 اور بعض بنا خون نہ دین کاف کو کشا بھی لکھا ہے بدین شکل **کَا کَا کَا کَا**
 دوسری کاف لای ہے کہ اوس سے شکل لام الف ظاہر ہو جسے **کَا کَا کَا کَا**
 تیسری شکل کاف کنی جی ہے کہ اوس سے سرچیم نمایاں ہو جسے **کَا کَا کَا کَا**
 چوتھی درمیانی ہے کہ وسط کلمہ میں ہو اوس کے **کَا کَا کَا کَا**
 اشکال یہ ہیں دیکھو سمجھو

پانچمین صورت کاف کی محکومی ہی اوسکا دائرہ قوسی پر یا وسط میں لکھنا مناسب سمجھا گیا ہی اور شروع
 سطر غیر ختم کہا گیا ہی صورت اوسکی یہ **اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ**

اصول لام

جب لام اول لفظ میں ہو اس صورت لکھیں **اَبی لَهَب** اور اگر وسط میں ہو
 اس طرح **سَلَفٌ خَلْفٌ** اور اگر اخیر میں ہو گا تو اس شکل سے جسے
قَلیل ذَلیل وغیرہ اور اگر لام موصول ہو تو صورت مفرد لکھا جاوے گا جسے **قَالَ**

اس طرح **فھو ھو** چوتھے ہائے شوشہ دار جیسے **ہو** میں پانچویں ہائی
 لمحہ جیسے **وجیہ** میں چھٹے ہائے مثل جیسے **نہر** میں یکسر استعمال کی جاتی ہے

بیان لام الف

لام الف کی اشکال مرکب میں بھی مثل مفرد کے ہیں دیکھو **فلا فلا فلا**

اصول ہمہ

ہمزہ کی شکل ایک ہی مرکب اور مفرد میں ہے سنان قلم سے کد عین خوبصورت بنانے کا نام
 ہمزہ ہے اس طرح ۶۶

اصول یا

یا سے تختانی اگر اول ہوگی تو صورت او کی یہ ہوگی **یا ایھا** اور اگر درمیان میں آئے
 تو صورت تحریر یہ ہوگی جیسے **فیکم نجینکم** وغیرہ میں جس طرح بات
 وغیرہ کی شناخت کے واسطے لفظ اور شوشہ ہیں اسی طرح یا کی بھی پہچان شوشہ اور
 لفظوں سے ہے فافہم واستفہم اور اگر یا آخرین آوے تو اسکو بدائرہ دلوئی یا قوسی میگو
 طرز سے لکھیں گے اس طرح **یا حی یا قیوم علی** شایقین فن
 خوشنہیسی کو یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ ہر
 نقطہ کا جو یعنی پونہ تین قسم پر ہے ایک مقبول دوسرا حسن تیسرا مردود مقبول وہ ہے جس کو
 استادوں نے پسند کیا اور کثرت اپنی تحریر میں لاتے رہے اور حسن وہ پونہ تین قسم پر
 استاد نے پسند کیا مگر پورے طور سے اس کو بوجہ اس سے دوسرا اصل بہتر پانے کے
 اختیار نہیں کیا یہ بھی مقبول کے قریب ہے تیسرا مردود ہے کہ باوجود صحیح و درست ہونے کے
 بشرط اسے استادوں نے اس کا لکھنا بلا ضرورت اختیار نہیں کیا اور ترک کر دیا آج

مستروک بھی کہتے ہیں البتہ بنظر تقسیم شاگرد کو بتلادینا لازم ہے پس جہاں تک ذہن کی روشنائی ہو خوب صورت پیوند حسین مقبول جوڑ لکھے اور مردود مستروک نامقبول سے گریز کریں دیکھو یا قوت ثانی کی تحریریں واللہ الموفق والمعين

مجھنا بلکہ محمد ان نے بحالت مرض سیات مستعار چند روزہ کو غنیمت سمجھ کر ان اوراق کو لکھا ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور شائقین فن خوشنویسی کو ان سے فائدہ پہنچا دے اور نسخ کے جھلملاتے چراغ کو اپنے روغن رحمت سے دوبارہ تیز اور روشن کر دے لطفیل رسول مقبول عربی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم، اگر اہل نظر کو پسند آوے مجھ گنہگار کے واسطے دعاے مغفرت کریں اور اگر کچھ خرابی اور غلطی دیکھیں تو عیب پوشی کو کام فرمائیں جزا خیر پائیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اگر زندگی میری ساتھ صحت اور تن درستی کے باقی رہی تو دوسرا رسالہ اس فن کے نکات و اصول میں لکھوں گا اور جو کچھ صندوقہ دل میں ہے درج کروں گا۔
اللَّهُمَّ احْتِمْ لَنَا بِالْخَيْرِ وَالسَّعَادَةِ وَاجْعَلْ آخِرَ قَوْلِنَا قَوْلَ الشُّكْرِ
 این رسالہ بتاریخ دوم رجب المرجب ۱۳۳۳ھ بمصر تحریر کیا گیا
 فرست مضامین کہ اندرین سالہ بہتند

حمد و ثناء سبب تالیف افضلیت خط نسخ مضمون تاریخی بہ نسبت ایجاد خط نسخ و اسما و مختصرین و اسما و خوشنویسان نسخ مضمون تاریخی بہ نسبت ایجاد خط نستعلیق مع اسما و موجودین چند اسما و خوشنویسان کا ملین انصار اسباب لوادیات خوشنویسی۔ بیان در شناخت قلم و طریقہ تراش و منافع مشق بر صلی و نقصانات و مشق بر کاغذ و طرق ساختن و صلی۔ طریقہ ساختن و صلی بری۔ طریقہ اصلاح نمونہ و تکرار طریقہ مشق و گرفتن قلم وغیرہ۔ نسخات سیاہی خام و دودھ و نسخہ سیاہی بخند و دودھ۔ نسخہ سیاہی کات چکدار۔ نسخہ روشنائی زرد و سرخ و سبز و خمر و غیرہ۔ نمونہ مشق۔ تعریف نقطہ مع اصول و اسما و نقطہ۔ اقل جملہ حروف و مفردات باظہار صوت مختلفہ صحت مرکبات و رخ و نشست و کرسی وغیرہ۔ نقطہ

قطعات تواریخ طبع و تالیف کتابت مشتمل بر اصول و نکات خط نسخ
مولفہ منشی مولوی حامد علی صاحب نووی الخاطی بخط امصع رقم لکھنوی

نگاشۃ قلم جاد و رقم ببل چنستان خوش بیانی منشی سید عابدین صاحب سوالی سلمہ
مولوی حامد علی صاحب نوشت
چون طلب کردم ز ہاتف سال طبع

گفت اے عابد اولے خط نسخ
۱۳۵۵

دیگر

چون مرصع رستم رقم فرمود
سال طبعش ز ہاتف غیبی
نسخہ طرفہ در کتابت نسخ
بشنیدم اصول صحت نسخ
۱۳۵۵

قطعہ تاریخ از نتائج افکار مقبول بارگاہ آلہ مولوی محمد برکت اللہ صاحبنا
فرنگی محلی شارح مسلم و مسلم سلمہ ربہ

لکھی کتاب خوب مرصع رقم نے یہ
تحریر کے روز جواب تک پہنچے نہاں
تفصیل سے لکھے ہوئے ہیں اس میں دیکھ لو
مصرع سال طبع یہ ہے عیسوی ۱۳۵۵
ہر دل عزیز کا شفا سرار نسخ ہو
۱۹

مطبوعات الناظر پریس لکھنؤ

تذکرہ حزین۔ شیخ علی حزین مشہور حنا رسی
شاعر کی سوانح عمری۔ قیمت ۴۷

ترقی زبان بذریعہ تراجم۔ پرنسپس گھوشال
ایم، اے، اکاؤنڈ قابل قدر لکچر جو صاحب موصوف
اردو کالفرنس منعقدہ لکھنؤ میں پڑھا تھا۔ قیمت ۴۷

زوشیاں۔ اردو میں اپنے طرز و انداز کا سب
پہلا اور دلچسپ ڈراما۔ ایک ابتدائیں مولانا شہر
مرزا تھوالی لے۔ مولوی سید سلیمان ندوی، ۱۰ اور

مشر سجاد حیدر دلیدرم کی دلچسپ تقریفات
پڑھنے کے قابل ہیں۔ قیمت ۸

جلیل و بشیہ۔ عرب کی سرزمین چرس و شن کی
جمن بندی دیکھنا ہو تو مولوی جواد علی خاں جیسے ادیب

کا یہ پُر لطف فسانہ دیکھیے۔ قیمت ۳
شوکیہ ورد و مظلوم بنیں۔ ایک درد انگیز فسانہ

از جناب قیصر بھوپالی۔ قیمت ۱۰
مسواوات۔ مشر جوش کا بیقر فسانہ قیمت ۱۰

اتفاقات زمانہ۔ مشر جوش کا دلچسپ فسانہ قیمت ۱۰
مکفرن اوروسی۔ منشی احمد علی شوق قدوائی کا

ایک پُر لطف ڈراما۔ قیمت ۲
ایکٹ وان خد پرست۔ از سر سید احمد خاں قیمت ۱۰

منہ می صبح امید۔ مولانا نبیل مروح کی سب سے قایم اردو نظم ہے
حال ہی میں الناظر پریس نے بڑی صفائی سے چھاپا ہے۔ قیمت ۴۷

قواعد اردو۔ اردو زبان کی سب سے پہلی جامع۔ مشو
۴۷ در با اصول قواعد۔ اردو مولوی عبد الحق بی اے

سکرٹری انجمن ترقی اردو۔ قیمت ۴۷
حمار بات صلیبی۔ صلیبی لڑائیوں کے حقیقی حالات

جو انکی ایک سیسی جماعت نے شائع کیے اور مذہبی تعصب
کے باوجود پہلا نوکی اور اعز میو کا اعتراف کیا ہے قیمت ۴۷

الاحسان۔ تصوف کی تاریخ اور انکی درجہ درجہ
ترقی کے حالات۔ قابل دیدہ رسالہ۔ قیمت ۸

واقعات کر بلا۔ میر انیس کے ایک ہی بحر کے
مرثیوں کا انتخاب ایسے تسلسل سے مرتب کیا ہے

کہ ابتدا سے انتہا تک کل مناظر انکھوں کے سامنے
پھر جاتے ہیں۔ قیمت ۴۷

میلا داین جوڑی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ولادت با سعادت کے متعلق یہ بہترین کتاب ہے

میں کمال انشا پر وازی کے ساتھ نام واقعات صحیحہ
بیان ہوئے ہیں اہل عربی کیا تذکرہ و ترجمہ قابل یہ ہوئے

تسیر غرائس۔ شکر سیر کے مشہور ڈرامے "سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم"
کا اردو ترجمہ۔ اردو انشا پر وازی کا بہترین نمونہ۔ قیمت ۸

حیات نظامی۔ مولانا نظامی کی گنجوی تصنیف سکنندہ
کے حالات زندگی۔ قیمت ۴۷

کلیات نعت۔ فدا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت
محسن کاکوری کا مقبول عام کام۔ قیمت ۴۷

اردو زبان کا مکمل کتب خانہ

اکثر شیدایان علم و ادب کو یہ شکایت کرتے سنتے تھے کہ اردو میں اول تو جملہ علوم و فنون کی کتابیں نہیں ہیں اور پھر ستم یہ کہ جس قدر اعلیٰ درجے کی کتابیں شائع ہوئی ہیں انکی فراہمی نہایت دشوار ہے۔ اور تو اور شعور و مستند مصنفین کی جملہ تصانیف بھی آپ کسی ایک دوکان یا پھر نین نہیں خرید سکتے۔ خواجہ اطاف حسین جالی مولانا ذریا احمد مولوی محمد حسین آزاد علامہ شبلی نعمانی نثار اردو کے عناصر اربعہ مانے جاتے ہیں۔ مگر آپ چاہیں گے کسی بڑے سے بڑے تاجر کتب کی دوکان پر یا ہندوستان کے کسی بڑے سے بڑے شہر میں انکی جملہ تصانیف یا کم سے کم تمام مشہور کتابیں ہی مل جائیں تو ”این خیال ست و محال ست و جنون“۔

گفتی کے چار تو مصنف ہیں جنکی تصانیف کی تعداد سنو سے زائد نہیں اور یہ بھی کسی ایک جگہ یہ نہیں آتیں۔ ایسی صورت میں کوئی اردو کا مکمل کتب خانہ کہاں سے قائم کرے۔

غرض کہ یہ اور اسی ستم کے مایوس کن خیالات ایک درہنیں بلکہ صد ہا تعلیم یافتہ اور علم دوست اصحاب سے سنے تھے جنکی بنا پر مجھے بحیثیت ایک اردو کے ادبی خادم ہونے کے یہ خیال پیدا ہوا کہ جہاں مادری زبان میں جدید تصنیفات و تراجم کی تیاری و اشاعت کے لیے علمی مرکزوں اور ادبی مجلسوں کے قیام کی ضرورت ہے وہاں کم سے کم ملک بھر میں کوئی کارخانہ ایسا بھی ہونا چاہیے جو احباب ذوق اور ارباب علم کو ضرورت کے وقت اردو کی تمام اعلیٰ درجے کی کتابیں فراہم کر دے کہ یہ کام جتنا اہم اور ضروری تھا اتنا آسان نہ تھا۔ تاہم تین سال ہوئے کہ خدا کا نام لے کر

الناظر یک لکھنؤ نے اُس کے سر انجام کا نتیجہ کیا اور اگرچہ ابھی تک اس کا دعویٰ نہیں کیا جاسکتا کہ ارباب ذوق کی دلی خواہش کے مطابق جملہ کتابیں فراہم ہو جاتی ہیں تاہم اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہماری کوششیں ایک بڑی حد تک بار بار پرمیوں اور دشواریوں اور

مواعیات کے باوجود اکثر بیشتر مشہور و مقبول اور مستند کتابیں

الناظر بک ایجنسی لکھنؤ

کے ذخیرے میں ہر وقت موجود رہتی ہیں یا اُسکے دفتر سے فراہم کر دی جاتی ہیں۔ شہزاد ولی غلام احمد
 (جنگا او پر ذکر کیا چکا ہے) کے علاوہ مرزا غالب۔ سر سید احمد خان۔ مولانا ذکا، واللہ حضرت مولانا اشرف علی
 تھانوی۔ مولانا عبدالحکیم شرر۔ منشی سجاد حسین ایڈیٹر اور دہلی پنڈت رتن ناتھ سرشار۔ نواب حسن الملک
 مولوی جلیغ علی۔ مولوی عبدالرزاق کانپوری۔ مولانا اشرفی خلیفہ محمد حسین۔ مولانا اسلم جبر جپوری۔ منشی
 جواہر شاد برق۔ مولوی سید علی بلگرامی۔ مسٹر سید محمود۔ مولوی عبداللہ العاد۔ حکیم محمد علی خان ایڈیٹر مرزا غلام
 خواجہ حسن نظامی ڈاکٹر اقبال۔ مولوی عزیز مرزا خواجہ غلام حسین۔ حافظ عبدالرحمن امرتسری۔ مولوی
 بشیر الدین احمد دہلوی۔ مولوی افتخار عالم دہلوی۔ مفتی انوار الحق صاحب حضرت نیا فقیہ دی۔ مولانا شاد بختری۔ مولوی
 حامد علی صدیقی۔ جناب شیخ قدوائی مرزا محمد ہادی رسوا۔ حضرت سیاب گیلانی۔ مولانا سید سلیمان ندوی۔
 مسٹر ظفر عمر۔ مولوی ظفر علی خان۔ منشی پریم چند۔ سر سید ایم اے۔ مسٹر سلطان حید جوش۔ حضرت ارشد تھانوی
 ہاشمی پرکاش دیو۔ مولوی رشید احمد انصاری شیخ شیر حسین قدوائی۔ حاجی اسماعیل خان۔ مولوی حبیب الرحمن خان
 شروانی۔ پروفیسر شبانزہ مرحوم۔ علامہ سید محمد لکھنوی۔ مولانا عبدالغنی بہاری۔ منشی جواہر شاد برق۔ جلال لکھنوی
 منشی سید احمد ہادی۔ منشی رجب علی سر۔ منشی امیر احمد میر میاں مرحوم۔ مرزا داغ مرحوم۔ پروفیسر نواب علی منشی
 ابرار حسن کاکوروی۔ منشی احمد علی مرحوم۔ مرزا سلطان احمد۔ منشی ابوالحسن فرید آبادی۔ مرحوم خواجہ عبدالرؤف
 عشرت لکھنوی۔ منشی محمد حسن خان۔ منشی شفیق احمد خان۔ فرید آبادی۔ مسٹر سجاد حیدری۔ حافظ احمد علی خان
 شوق رابپوری۔ قاضی عزیز الدین احمد وغیرہ کی تقریباً مکمل تصانیف اکبر الیکٹرونک لکھنوی پر فراہم کر دی جاسکتی
 ہیں لہذا جلد ہی خواہان اردو و شائقین کتب کو صلا سے عام دی جاتی ہے کہ آئندہ اردو کی جو
 کتاب انکو درکار ہو اُسکے لیے فوراً ہمارے پاس فرمائیں صحیحین کوئی کتاب موجود نہ ہوگی تب بھی شاد اور
 شکاروانہ کی جائیگی خاکا ظفر الملک علوی ایڈیٹر الناظر

نوٹ وقتاً فوقتاً ہم نئی فہرستیں شائع کرتے رہتے ہیں۔ اخبارات میں اشتہارات دیتے رہتے
 ہیں اور الناظر کے سرورق پر ہر مہینے پر ہماری فہرستیں شائع ہوتی رہتی ہیں جو صاحب چاہیں دیکھیں
 اور ضرورت جائیں تو فہرست منگالیں۔

مکتبہ لون کے لئے کاپی الناظر بک ایجنسی لکھنؤ

